آٹھویں محبت
انوار علیگی
www.urdurasala.com

میں کون ہوں؟

یہ ایک ایسا سوال ہے کہ اگر میں اس پر بہت پہلے سوچ لیتا اور اپنے آپ سے اپنی شناخت کروالیتا تو میں وہ نہ ہوتا، جو آج ہوں اور کون جانے میں جو آج ہوں کل وہ رہوں نہ رہوں ہوسکتا ہے میں اپنی شناخت کرلوں میں اپنے آپ کو جان لوں۔

میں کون ہوں؟

اس سوال کا جواب میں آپ کو بعد میں دوں گا فی الحال میں اتنا بتائے دیتا ہوں کہ میں کہاں سے آیا ہوں اگر اس بات کا میں نے صداقت سے جواب دیا تو بات اوپر تک پہنچے گی اور یہ میں چاہتا نہیں کہ کسی

چھوٹی بات کے لئے اس عظیم ہستی کو اپنے درمیان لاؤں میں آپ کو یہ بتا تا ہوں کہ میں کہاں کا ہوں اب میں بات معرفت کی نہیں کروں گا بلکہ میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ میں لاہور کا رہنے والا ہوں نہیں میں کوئٹہ سے آیا ہوں شاید میں پشاور کا ہوں نہیں جناب میں کراچی کا رہنے والا ہوں آپ میری بات سن کر پریشان نہ ہوں اصل بات یہ ہے کہ میں کہیں کا رہنے والا نہیں ہوں۔

میں کون ہوں؟ میں پنجابی ہوں، نہ پٹھان، میں بلوچی ہوں نہ سندھی نہ مہاجر۔ میں اصل میں پاکستانی ہوں یہ الگ بات ہے کہ میں آئینہ دیکھتے ہوئے شرمندہ ہوتا ہوں ایسے ہوتے ہیں پاکستانی بات دراصل یہ ہے کہ میرا کوئی شہر نہیں میرا کوئی چہرہ نہیں میں جس شہر میں ہوتا ہوں وہ میرا شہر ہوتا ہے اور اسی شہر کے مطابق اپنا چہرہ بنالیتا ہوں میرے تن پر اسی شہر کا لباس ہوتا ہے اور زبان پر اسی علاقے کی زبان میں

پاکستانی کی چھ سات علاقائی زبانوں پر عبور رکھتا ہوں۔
میرا نام وقار ہے لیکن وقار نام کی کئی چیز میرے اندر نہیں۔ جس آدمی کی کوئی پہچان نہ ہو جس کا کوئی چہرہ نہ ہو جو ہر زمین پر ایک نیا روپ دھار لیتا ہو اس کا بھلا کیا وقار ہو سکتا ہے۔؟
میرے شوق بھی نرالے ہیں مجھے دو چیزوں کا بہت شوق ہے ایک خوبصورت عورتوں سے شادی کا اور دوسرا قیمتی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا یہ خرید و فروخت تو میں نے محاورتاً کہہ دیا ہے اصل کام فروخت کا ہے میں اب تک سات شادیاں کر چکا ہوں گاڑیاں میں نے پچاسوں فروخت کر دی ہوں گی آپ مجھے کار ڈیلر تصور نہ کر لیں میں کار ڈیلر نہیں ہوں میں آپ کو صاف بتا دوں میں کار چور ہوں میرے کام کا دائرہ پورے پاکستان میں پھیلا ہوا ہے میں کراچی کی گاڑی لاہور میں اور لاہور کی گاڑی کوئٹہ میں فروخت کرتا ہوں پھر

آٹھویں محبت

کوئٹہ کا مال حیدر آباد میں اور حیدر آباد کی چیز فیصل آباد میں ٹھکانے لگا آتا ہوں پھر فیصل آباد کی گاڑی پشاور اور پشاور کی گاڑی اسلام آباد میں فروخت کر دیتا ہوں میرا کوئی گروہ نہیں ہے میں یہ کام اکیلے کرتا ہوں یہی وجہ ہے کہ پچاسوں گاڑیاں ٹھکانے لگانے کے باوجود میں آج تک گرفت میں نہیں آسکا، یہ بات میں فخر سے نہیں عاجزی سے کہہ رہا ہوں کیونکہ میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ ہر برے کام کا نتیجہ برا ہوتا ہے ضرور ایک دن وہ آئے گا جب میں پکڑا جاؤں گا لیکن مجھے پکڑے جانے کی فکر نہیں ہے اسلئے کہ یہاں پکڑے جانے کا مطلب پکڑے جانا نہیں ہوتا بلکہ چھوٹ جانا ہوتا ہے جس معاشرے میں لفظوں کے معنی تبدیل ہو چکے ہوں، وہاں پکڑے جانے کے خوف میں خود کو کون مبتلا کرے۔

میں گاڑیوں کے جعلی کاغذات بالکل اصل کے مطابق بنانے کا ماہر

ہوں میرے بنائے ہوئے کاغذات ماہر سے ماہر کار ڈیلر بھی نہیں پکڑ
سکے اور جو کبھی پکڑ لیتے ہیں وہاں ہزار دو ہزار روپے اوپر نیچے کر کے
گاڑی ان کے حوالے کر دیتا ہوں۔
میں ناک نقشے کا ٹھیک ٹھاک آدمی ہوں بلکہ یوں کہنا چاہیے میں
خوبصورت آدمی ہوں میری مردانہ وجاہت پر خواتین مر مٹنے کو تیار
ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ میں اب تک سات شادیاں کر چکا ہوں میں
اپنے چہرے سے چال ڈھال سے اپنی گفتگو سے چور ہرگز نہیں معلوم
ہوتا بلکہ بزنس مین دکھائی دیتا ہوں اور میں لوگوں سے کہتا بھی یہی
ہوں اور کیونکہ میں آئے دن پاکستان کے مختلف شہروں میں چکر لگا تا
رہتا ہوں اور میرے نیچے ایک سے ایک عمدہ گاڑی رہتی ہے اس لئے
میرے جاننے والوں کو مجھ پر کبھی شبہ نہیں ہوتا ویسے بھی اس نفسا نفسی
کے دور میں کوئی کسی کو تفصیل سے جاننے کی کوشش بھی نہیں کرتا۔ آپ

نے جو بتا دیا ٹھیک ہے اتنا وقت کس کے پاس ہے کہ وہ تصدیق کرتا پھرے یہی وجہ ہے کہ آج کے زمانے میں دھوکا دینا زیادہ آسان ہو گیا ہے لوگ ظاہری ٹیم ٹام سے کیموفلاج ہو جاتے ہیں۔

میرے پاس لوگوں پر سحر کرنے کے لئے کس چیز کی کمی تھی میں ایک سمارٹ آدمی تھا، قیمتی گاڑی اور اچھے گھر میں رہتا تھا میری گاڑی میں میری بیوی کی صورت میں کوئی حسین عورت ہوتی تھی میں بڑے ریستورانوں اور بڑے ہوٹلوں میں اٹھتا بیٹھتا تھا جس کے نتیجے میں لوگ مجھ سے خود بخود مرعوب ہو جاتے تھے اور جو نہیں ہوتے تھے انہیں میں اپنے اخلاق سے متاثر کر لیتا تھا۔

میں کوئی کنجوس آدمی نہ تھا میرے پاس پیسے ہوتے تو دونوں ہاتھوں سے خرچ کرتا اور جب تک میرے پاس پیسے رہتے ہیں میں کبھی کسی گاڑی پر ہاتھ نہ ڈالتا، دولت کے معاملے میں میں ہوس پرست نہ تھا

قناعت پسند تھا ایک گاڑی اٹھاتا اور جب تک اسے چٹ نہ کر لیتا
دوسری گاڑی کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے بھی نہ دیکھتا لیکن
دوسرے معاملے میں یہ اصول قابل عمل نہ تھا۔
یہی وجہ تھی کہ میں نے اب تک سات شادیاں کی تھیں یہ ٹھیک ہے کہ
ساری شادیاں میں نے بیک وقت نہ کی تھیں لیکن چار بیویاں میرے
پاس بیک وقت ضرور رہی تھیں چار سے پانچ کبھی نہ ہوئی تھیں اور ایسا
اتفاقاً ہوا تھا میں نے کوئی باقاعدہ اہتمام نہ کیا تھا البتہ ایک وقت ایسا
ضرور آیا تھا کہ میرے پاس بیویوں کا کوٹا ختم ہونے لگا تھا تب
میں نے بھاگ دوڑ کر کے اس کوٹے کو پورا کیا تھا میں دو سے کم
بیویاں رکھنے کا قائل نہ تھا اس وقت میرے پاس تین بیویاں تھیں دو
میرے ساتھ تھیں ہیڈ کوارٹر میں ہیڈ کوارٹر میں کراچی کو کہا کرتا تھا
کیونکہ میرا کاروبار زیادہ تر یہیں تھا۔ یہاں ایک سے ایک اعلیٰ گاڑی

موجود تھی اس شہر میں گاڑی اٹھائے جانے پر مالک زیادہ پریشان نہ
ہوتے تھے دولت کی فراوانی ہو تو گاڑی کا چوری ہو جانا کوئی اتنا بڑا
صدمہ نہیں ہوتا کہ آدمی دل کو لگا کر بیٹھ جائے بعض تو تھانے میں
رپورٹ بھی نہ لکھواتے تھے ہاں کبھی کبھار اخبار میں گاڑی چوری
ہونے کا اشتہار ضرور آ جاتا تھا کہ فلاں جگہ سے فلاں رنگ کی فلاں
میک کی گاڑی چوری ہو گئی ہے گاڑی کے بارے میں اطلاع دینے
والے کو یہ انعام دیا جائے گا یا چوری کے بارے میں اطلاع دینے
والے کو یہ انعام دیا جائے گا، یا چوری ہونے والی گاڑی میں کچھ
ضروری کاغذات ہوتے ہیں انہیں واپس کرنے کی اپیل کی جاتی میرا
وتیرہ یہ تھا کہ مجھے کبھی کسی کی گاڑی میں اس طرح کے ضروری
کاغذات مل جاتے تو میں اشتہار کا انتظار کیے بغیر ہی ڈاک کے
ذریعے ان کاغذات کو بھجوا دیتا اس لئے کہ میرا کام کھانا تھا پیٹ گننا نہیں

بات کہاں سے کہاں نکل گئی ہاں تو میں ذکر کر رہا تھا اپنی تین بیویوں کا دو میرے ساتھ یہاں کراچی میں تھیں ایک لاہور میں کراچی والی دونوں بیویاں شمع اور انگارا ایک ہی چھت کے نیچے تھیں اور دونوں بہت خوش تھیں تیسری کو میں نے سمن آباد میں ایک چھوٹا سا گھر لے کر دیا ہوا تھا آسیہ یوں تو راولپنڈی کی تھی لیکن میں نے اسے آباد لاہور میں کیا ہوا تھا میری کراچی والی بیویوں کی طرح وہ بھی خوش تھی۔

شاید آپ کو یہ بات حیرت انگیز لگے لیکن یہ حقیقت کہ میری بیویوں کو کبھی مجھ سے شکایت نہیں ہوئی، میں ان کے پاس دو دن رہوں یا دو مہینے یا مہینوں نہ جاؤں انہوں نے کبھی اس بات کو وجہ نزاع نہیں بنایا میں ویسے بھی کھلے ہاتھ کا آدمی ہوں میں کہیں بھی رہوں لیکن ہر بیوی کو اس کا ماہانہ خرچہ بڑی پابندی سے ارسال کرتا رہتا ہوں اور میں کیونکہ آزاد خیال آدمی ہوں اس لئے میری طرف سے بیویوں پر کسی

قسم کی پابندی نہیں ہوتی عورتوں کو اور کیا چاہیے پیسہ اور آزادی، یہ دونوں چیزیں میری ہر بیوی کو میسر تھی لہٰذا وہ خوش رہتی تھیں یہی وجہ ہے کہ سات بیویوں میں سے مجھے ایک بھی چھوڑ کر نہیں بھاگی نہ کبھی طلاق دینے کی نوبت آئی شاید آپ کو اس بات پر بھی حیرت ہو کہ میں شادی کے بعد اپنی نئی بیوی کو اپنے کام کی نوعیت سے آگاہ کر دیتا ہوں اس لئے کہ اس کام میں مجھے ان کے تعاون کی ضرورت پڑتی ہے میرا کام جاننے کے باوجود کبھی کوئی بیوی معترض نہیں ہوئی سوائے ایک کے۔

اصل میں اس بیوی کے انتخاب میں مجھ سے غلطی ہوگئی تھی، مجھے اندازہ نہ تھا کہ میں عورت کے روپ میں ایک میزان کو گھر میں ڈال رہا ہوں جب صادقہ نے شادی کے بعد مجھ سے سوال کیا کہ آپ کیا کرتے ہیں۔

تو میں نے حسب سابق اسے جواب دیا۔ ''بزنس''
یہ کس طرح کا بزنس ہے آپ تو کہیں آتے جاتے نہیں۔
اچھا ہے جو کہیں آتا جاتا نہیں کہیں آؤں جاؤں گا تو تمہیں پریشانی ہو گی۔
مجھے کیوں پریشانی ہو گی بھلا۔ مرد گھر میں پڑا ہوا اچھا نہیں لگتا پریشانی تو مجھے اب ہے۔
اچھا زیادہ پریشان نہ ہو کسی دن میں تمہیں ساتھ لے چلوں گا تمہیں اپنا کاروبار بتا دوں گا تم خود اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لینا۔
سچ ؟ وہ خوش ہو گئی پھر ہم کب چلیں گے۔؟
آج ہی چلیں گے لیکن ایک شرط ہے میں نے کہا۔
شرط؟ اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ کیسی شرط؟
تم خاموشی سے سب کچھ دیکھو گی کچھ بولو گی نہیں کوئی سوال نہیں کرو

گی۔اسوقت تک جب تک میں تم سے سوال کرنے اور بولنے کو نہ کہوں۔

یہ تو کچھ عجیب سی بات ہے وہ کچھ پریشان ہوگئی۔

ہاں یہ عجیب سی بات ہے لیکن اس پر کاربند رہنا ہوگا۔میں نے سنجیدگی سے کہا کوئی خطرناک بزنس ہے آپ کا؟وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔

نہیں ہرگز نہیں میں نے نگاہیں نیچی کر کے کہا۔

پھر زبان بندی کی قید کیوں؟

اب تو بحث پر اتر آئی ہو اس کا مطلب ہے کہ تم چاہتی نہیں ہو کہ میرا کاروبار دیکھو۔میں نے ہلکی سی دھمکی دی وہ فوراً سیدھی ہوگئی۔

نہیں خدا کی قسم نہیں۔وہ ایک دم گھبرا کر بولی میں چاہتی ہوں آپ کا کاروبار دیکھوں میں آپ کی بیوی ہوں مجھے آپ کے بارے میں

سب معلوم ہونا چاہیے۔

ہاں اب میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی پردہ نہ رہے تو میرے بارے میں سب کچھ جان لو اور سب کچھ جان کر میرے ساتھ تعاون کرو میاں بیوی ویسے بھی گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں یہ شاید تم ہی نے مجھے بتایا تھا۔

اس بات میں آپ کو کوئی شک ہے۔

نہیں مجھے تو کوئی شک نہیں البتہ تمہیں شک ضرور ہے میں نے ہنس کر کہا۔

مجھے آپ پر شک نہیں اگر کوئی شک ہوتا تو شادی کیوں کرتی لیکن میں چاہتی ہوں کہ مجھے یقین ہو جائے۔

کس بات کا۔؟

آپ کے کاروبار کا۔

بغیر کاروبار کے کوئی اس طرح ٹھاٹ کی زندگی گزار سکتا ہے۔

میں جانتی ہوں لیکن میں جب سے اس گھر میں آئی ہوں میں نے آپ کو کہیں آتے جاتے نہیں دیکھا۔

تمہارے حسن کی گرفت اتنی مضبوط ہے کہ وہ مجھے گھر سے باہر نکلنے نہیں دیتی میں نے بچی بات کہی لیکن اس نے مردوں کا جھانسا سمجھا۔

ہاں میں خوب جانتی ہوں، اس نے چمکیلی نگاہوں سے مجھے دیکھا جس کا مطلب تھا کہ مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش نہ کرو۔

سچی بات تو یہ ہے کہ وہ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی جب میں نے اسے اپنا جلوہ دکھایا تو وہ بھڑک اٹھی میں آپ کے ساتھ ہرگز نہیں رہوں گی مجھے فوراً طلاق دیں۔

ہوائیوں کے میں وعدے کے مطابق صادقہ کو اپنا کاروبار دکھانے کے لئے گھر سے نکلا۔ سٹیئرنگ پر بیٹھ کر پہلے میں نے سوچا کہ کدھر کا رخ

کرنا چاہیے گھڑی پر نظر ڈالی شام کے چھ بج رہے تھے پھر میں نے اپنے ذہن میں فیصلہ کر کے گاڑی سٹارٹ کی اور شہر کی سب سے مصروف شاپنگ پلازہ کا رخ کیا۔

صادقہ کو نہیں معلوم تھا کہ میں کہاں جا رہا ہوں وہ بالکل خاموشی سے میرے ساتھ سفر کرتی رہی جب میں نے دو گاڑیوں کے درمیان خالی جگہ میں اپنی کار پارک کی تو صادقہ نے مجھے پر تجس نگاہوں سے دیکھا۔

شاپنگ؟ اس نے مجھ سے سوال کیا۔

سوال کوئی نہیں ہو گا اس کا تم وعدہ کر چکی ہو۔

اوہ سوری۔ اس نے فوراً معذرت کی۔ اب نہیں بولوں گی۔

میں نے جہاں گاڑی لگائی تھی اس کے دائیں جانب ایک اچھی کنڈیشن کی گاڑی کھڑی تھی اس گاڑی کے لاکھ ڈیڑھ لاکھ مل جانا

مشکل نہ تھے میں اپنی گاڑی سے اترا مجھے اترتے دیکھ کر صادقہ نے بھی اپنی طرف کا دروازہ کھولا لیکن میں نے فوراً جھک کر اسے گاڑی میں بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اس نے میرا حکم مانتے ہوئے فوراً دروازہ بند کر دیا۔

میں نے ایک دو منٹ کھڑے ہو کر چاروں طرف کا جائزہ لیا اس سڑک پر اس بڑے شاپنگ پلازہ کے ساتھ کئی چھوٹے شاپنگ سنٹر بھی موجود تھے اس لئے اچھا خاصا رش تھا لوگ اپنے آپ میں مگن آجا رہے تھے کوشش کے باوجود مجھے دور تک کوئی پولیس والا نظر نہیں آیا تب میں تیزی سے کھڑکی کی طرف جھانکا اور اس میں منہ ڈال کر صادقہ سے مخاطب ہوا۔

میں برابر کھڑی گاڑی میں بیٹھ کر جا رہا ہوں جب تک واپس نہ آ جاؤں تم اپنی گاڑی میں اطمینان سے بیٹھی رہنا۔

یہ کہہ کر میں نے فوراً کھڑکی سے منہ نکال لیا صادقہ کا جواب سننے کی مجھے کیا ضرورت تھی اس سے نہ بولنے کا معائدہ ہو چکا تھا لیکن میری بات اس غیر متوقع اور عجیب تھی کہ وہ خاموش نہ رہ سکی۔

آخر تم کیا کرنے جا رہے ہو؟ وہ گھبرا کر بولی۔

سوال کوئی نہیں ہوگا بس خاموشی سے دیکھتی جاؤ، یہ کہہ کر میں فوراً ایکشن میں آ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید سوال کرتی میں نے ایک مخصوص چابی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ماسٹر کی سے گاڑی سٹارٹ کی اور پیچھے دیکھ کر تیزی سے گاڑی بیک کی۔

صادقہ حیران پریشان مجھے دیکھے جا رہی تھی میں نے اس کی بالکل پرواہ نہ کی اب میں ایکشن میں آ چکا تھا اب اپنا مشن پایہ تکمیل تک پہنچائے بغیر کوئی چارہ نہ تھا میرا گھر بیس پچیس منٹ کی مسافت پر تھا

میں نے یہ فاصلہ صرف سترہ منٹ میں طے کیا۔

گھر آ کر میں نے گیراج کا دروازہ کھولا گاڑی اس میں کھڑی کی گیراج کو تالا لگایا پھر گھر کے گیٹ پر تالا لگایا اور تیزی سے سڑک کی طرف چلا اتفاق سے سڑک پر پہنچنے سے پہلے ہی ایک گلی میں ٹیکسی مل گئی جو ابھی خالی ہوئی تھی میں ٹیکسی پکڑ کر فوراً شاپنگ پلازہ کی طرف چل پڑا۔ جہاں میری گاڑی کھڑی تھی اس سے سو گز کے فاصلے پر میں نے ٹیکسی رکوائی اسے پیسے دیئے اور تیزی سے صادقہ کی طرف چلا۔

وہاں خیریت تھی جہاں سے میں نے گاڑی اٹھائی تھی وہاں ایک دوسری گاڑی کھڑی تھی صادقہ پریشان حال بیٹھی تھی مجھے اس نے دیکھا تو اس کے چہرے پر کچھ اطمینان آیا۔ میں مسکراتا ہوا گاڑی میں آ بیٹھا اور بولا۔ کہو کیا حال چال ہیں؟

یہ سب کیا ہے۔ اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی اور آنکھوں میں

آنسو جھلک رہے تھے سوال اس وقت تک نہیں جب تک میں اس کی اجازت نہ دوں، میں نے اس کی حالت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا یہ بتاؤ شاپنگ کرنی ہے یا گھر چلنا ہے۔

گھر چلنا ہے۔فوراً اسی وقت۔وہ ہذیانی انداز میں چیخی۔

پلیز صادقہ، اپنے اعصاب کو قابو میں رکھو چیخو چلاؤ مت میں نے بڑی ملائمت سے کہا۔

میں اس کی کیفیت سے اچھی طرح آگاہ ہو گیا تھا مجھے یہ بھی احساس ہو گیا تھا کہ اس مرتبہ میں نے کسی غلط چیز کا انتخاب کرلیا ہے شاید صادقہ کو راہ راست پر لانا آسان نہ ہو۔اس مرتبہ کوئی دیانت زدہ چیز میرے ہتھے چڑھ گئی تھی۔

شاپنگ پلازہ سے گھر تک وہ بالکل خاموش بیٹھی رہی۔میں اندازہ نہیں کر پایا تھا کہ میرا کاروبار دیکھ کر اسے غصہ آرہا تھا یا شدید قسم کا ذہنی

جھٹکا لگا تھا یہ دونوں ہی صورتیں میرے لئے کسی عذاب سے کم نہ تھیں۔

گھر پہنچ کر میں پورے اطمینان سے بیڈ پر لیٹ گیا اور بولا۔اب تم سوال کرسکتی ہو؟ یہ کاروبار ہے آپ کا۔آپ گاڑیاں چراتے ہیں بالآخر آتش فشاں پھٹا۔

میں اپنے کاروبار کے سلسلے میں ایک لفظ کی ترمیم چاہتا ہوں میں گاڑیاں چراتا نہیں اٹھاتا ہوں آئندہ چرانا مت کہنا۔میں نے ہنسنے کی کوشش کی۔

وہ گاڑی کہاں ہے۔

یہیں اسی گھر میں میں نے بڑے سکون سے کہا گیراج میں بند ہے دکھاؤں۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ ایک چور ہیں اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ہرگز

آپ سے شادی نہ کرتی میں اب آپ کے ساتھ ایک چور کے ساتھ ہرگز نہیں رہ سکتی آپ مجھے فوراً طلاق دیں۔

وہ غصے میں بھری ہوئی تھی لال انگارا ہوئی جا رہی تھی کمرے میں ادھر اُدھر ٹہل رہی تھی اس پر ایک دورے کی سی کیفیت تھی۔

میں اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

خدا کی پناہ آپ کی شکل دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ کتنا گھناؤنا کاروبار کرتے ہیں آپ نے مجھے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا۔؟

اگر میں تمہیں بتا دیتا تو مجھ سے شادی کیوں کرتی بھلا۔ یہ بات میں نے کبھی نہیں دل میں سوچی، وہ بولے جا رہی تھی۔

آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے میرے ابا کی آپ کے بارے میں ٹھیک رائے تھی انہیں آپ پسند نہ تھے میری ضد نے بالآخر مجھے یہ دن دکھا دیا آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میں آپ سے سمجھوتہ کرلوں گی برائی سے

سمجھوتہ کراوں گی ہر گز نہیں، مجھے چاہے بھیک مانگنا پڑ جائے مانگ لوں گی مگر ایک چور کے ساتھ ہر گز نہیں رہوں گی مجھے حرام کی کمائی نہیں چاہیے میں رزق حلال کھانا چاہتی ہوں۔

مجھے کیا کرنا ہو گا؟ میں نے بڑی معصومیت سے سوال کیا۔

طلاق دینا ہو گی یا رزق حلال کمانا ہو گا۔ وہ دوٹوک انداز میں بولی۔

رزق حلال میں یہ ٹھاٹ نہیں ہو سکتے، میں نے اسے سمجھانا چاہا۔

مجھے نہیں چاہئیں یہ ٹھاٹ مجھے بس آپ آزاد کر دیں.............وہ کوئی بات سمجھنے کو تیار نہ تھی۔

کر دوں گا، آزاد لیکن تم طلاق لے کر کہاں جاؤ گی تمہارے گھر کے دروازے تو تم پر بند ہو چکے ہیں میں نے اسے خوفزدہ کرنے کی کوشش کی۔

کوئی بات نہیں میں اپنے ماں باپ کے گھر نہیں جاؤں گی ابھی میری

سکول کی ملازمت برقرار ہے میں چھٹی پر ہوں۔ میں ہوسٹل میں رہوں گی اور ملازمت کروں گی اور آئندہ زندگی بھر کسی مرد کی صورت نہیں دیکھوں گی تم مرد لوگ بہت فراڈ ہوتے ہو وہ بلا خوف بولی۔

میں چاہتا ہوں کہ تم ایک دو روز اور ٹھنڈے دل سے سوچ لو۔ پھر جو کہو گی کر دوں گا۔

میں نے سوچ لیا ہے میں اب اس گھر میں ایک گھنٹہ نہیں گزار سکتی یہ کہہ کر اس نے اپنا سوٹ کیس بھرا اور چلی گئی۔

یہ جو کچھ ہوا اور جتنی تیزی سے ہوا مجھے حیرت زدہ کر گیا وہ چلی گئی لیکن میں نے اسے طلاق نہیں دی میں اس شہر کو چھوڑ کر چلا آیا اور صادقہ کو اس دیانت زدہ چیز کو میں نے ایک بھیانک خواب کی طرح بھلا دیا۔

یہ دو سال بعد کی بات ہے میں ٹرین میں سفر کر رہا تھا فرسٹ کلاس کے ڈبے میں تھا ایک اسٹیشن پر گاڑی رکی تو میں نے سگریٹ لینے کے

لئے کھڑکی اٹھائی سامنے گلے میں خوانچہ لٹکائے ایک لڑکا کھڑا تھا
اسے اشارے سے بلا کر میں نے سگریٹ کا پیکٹ لیا۔
ابھی میں پیکٹ کھول کر ایک سگریٹ سلگانے والا ہی تھا کہ میرے عقب سے ایک آواز آئی۔

اللہ کے واسطے بابو۔؟

میں نے گردن گھمائی تو ایک عورت میلے کچیلے کپڑوں میں ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی۔

ہم دونوں کی بیک وقت نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں وہ گھبرا کر پیچھے ہٹی جیسے اس نے کسی آسیب زدہ کو دیکھ لیا ہو پھر اس نے پھٹے ہوئے دوپٹے سے منہ چھپا لیا لیکن میں اسے پہچان چکا تھا میں نے اسے آواز دی ''صادقہ''

گارڈ وسل دے چکا تھا، تبھی گاڑی رینگنے لگی۔

اس نے میری پکار سن کر پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا وہ بھاگ رہی تھی ادھر گاڑی پلیٹ فارم چھوڑ رہی تھی۔

میں اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگا لیکن اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی گاڑی سپیڈ میں آ چکی تھی اسٹیشن بہت تیزی سے پیچھے چھوٹا جا رہا تھا میں بوجھل قدموں سے اپنے کیبن میں آ گیا اور کسی شہتیر کی طرح برتھ پر گرا اس کیبن میں میرے سوا کوئی نہ تھا۔

میرے دماغ میں تیز ہوا کا شور تھا مجھے اپنے چاروں طرف سانپوں کی پھنکار سنائی دے رہی تھی آپ کو بتا نہیں سکتا کہ صادقہ کی اس حالت کو دیکھ کر میری کیا کیفیت ہوئی تھی۔

صادقہ آخر کس طرح ان حالوں کو پہنچ سکتی ہے نہیں وہ صادقہ ہرگز نہیں تھی پھر ایک خیال سر اٹھاتا اگر وہ صادقہ نہیں تھی تو میرا چہرہ دیکھ کر ایک دم پیچھے کیوں ہٹی تھی پھر میرے آواز دینے پر اس نے اپنا چہرہ

کیوں چھپایا وہ مڑ کر بھاگی کیوں اگر وہ کوئی فقیرنی تھی تو پھر اس طرح بھاگی کیوں؟ اسے تو میرے سامنے ہاتھ پھیلائے رکھنا چاہیے تھا۔

وہ یقیناً صادقہ تھی۔

میری آنکھیں مجھے دھوکا نہیں دے سکتیں، میری آنکھوں میں وہ دن رات جاگ اٹھے تھے جو میں نے اس کی رفاقت میں گزارے تھے پھر مجھے وہ قیامت کی شام بھی اچھی طرح یاد تھی جب وہ آناً فاناً میرے گھر سے سوٹ کیس اٹھا کر چلی گئی تھی مجھے اس کا یہ جملہ بار بار یاد آ رہا تھا میں بھیک مانگ لوں گی مگر ایک چور کے ساتھ ہر گز نہیں رہوں گی میں جانتا تھا کہ اس نے یہ بات کہی تھی تو اس کے ذہن میں ہر گز یہ بات نہ ہوگی کہ اس کا کہنا سچ ہو جائے گا۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ صادقہ کا یہ حال دیکھ کر میں خوش ہوا ہوں گا خدا کی قسم ہر گز نہیں میں نے اسے جب اس روپ میں دیکھا تو

میری آنکھوں کے گرد اندھیرا چھا گیا تھا میرا دل کٹ کر رہ گیا تھا میرے اندر غم کی آندھی چلنے لگی تھی۔

خدا جانے اس پر کیا بیتی؟ ہوسکتا ہے سکول والوں نے اسے نکال دیا ہو تنہا عورت اس معاشرے میں کٹی پتنگ کی طرح ہوتی ہے جانے اس پر کیسے کیسے الزامات لگائے گئے ہوں؟

گاڑی پوری رفتار سے اڑی جا رہی تھی اسی رفتار سے میرے دماغ میں سینکڑوں خیالات گزر رہے تھے مجھے چلتی گاڑی سے باہر کا منظر دکھائی دے رہا تھا نہ میرے دماغ میں گزرنے والے خیالات میں سے کسی ایک خیال پر دل جم رہا تھا۔

بار بار میرے دماغ میں صادقہ کا چہرہ گھوم رہا تھا ہائے وہ کیسی ہوگئی تھی بالکل پیلی زرد اس کا تو چہرہ ہی بگڑ گیا تھا وہ جو شہزادیوں جیسے حسن کی مالک تھی بھکارن بن گئی تھی بھکارن کا چہرہ اختیار کر گئی تھی جانے اس

نے کیسے کیسے صدمات برداشت کیے ہوں گے ایک صدمہ تو میں نے ہی اسے دیا تھا، اس کا دل کھایا تھا مجھ سے بچھڑ کر جانے کن حالات سے دوچار ہوئی پتا نہیں اس کے ساتھ کیا ہوا کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے لگی مجھے تو وہ نیم پاگل سی دکھائی دے رہی تھی۔

یہ سب کیسے ہوا؟ یہ ایک ایسا سوال تھا جو کسی کیکڑے کی طرح میرے دماغ میں پنجے گاڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

پھر گاڑی کی رفتار کم ہونے لگی شاید کوئی سٹیشن آ رہا تھا پھر میں نے بلا سوچے سمجھے اپنا سوٹ کیس سنبھالا اور گاڑی کے پلیٹ فارم پر رکتے ہی میں گاڑی سے اتر آیا یہ کوئی چھوٹی سی جگہ تھی۔

معلومات کرنے پر معلوم ہوا کہ بیس پچیس منٹ بعد ایک گاڑی آئے گی جس میں بیٹھ کر میں واپس جاؤں گا میں واپسی کا ٹکٹ لے کر اس چھوٹے سے سٹیشن پر بے چینی سے ٹہلنے لگا میرا جی چاہ رہا تھا کہ

میرے پر لگ جائیں اور میں اڑ کر پچھلے سٹیشن پر پہنچ جاؤ صادقہ سے ملوں اور اس سے پوچھوں کہ اس پر کیا بیتی۔؟

سوال یہ تھا کہ کیا وہ مجھے اپنی آپ بیتی سنا دے گی۔ وہ ہر گز ایسا نہیں کرے گی وہ سمجھے گی کہ میں اس پر ہنسنے آیا ہوں اس کا مذاق اڑانے آیا ہوں اس پر خوش ہونے آیا ہوں لیکن نہیں میں سے یقین دلاؤں گا کہ یہ سب دیکھ کر میں ہر گز خوش نہیں ہوا ہوں میں اس سے ہمدردی اور خلوص سے بات کروں گا تب وہ مجھے اپنے آپ پر گزری ضرور سنا دے گی اپنا حال دل میرے سامنے ضرور رکھ دے گی۔

اس کی دکھ بھری کہانی سن کر میں اسے ایک مرتبہ پھر پیشکش کروں گا صادقہ اب تک جو کچھ ہوا اسے ایک ڈراؤنے خواب کی طرح بھول جاؤ.........میں چور ضرور ہوں لیکن تم سے محبت کرتا ہوں آؤ میرے ساتھ چلو۔''

میرا خیال ہے کہ وہ فوراً میری بات مان جائے گی اس طرح لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے در در بھٹکنے سے تو بہتر ہے کہ وہ مجھ جیسے چور کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

گاڑی آنے کی آواز آ رہی تھی میں فوراً اپنا سوٹ کیس لے کر تیار ہو گیا گاڑی رکتے ہی سامنے جو ڈبہ آیا اس میں چڑھ گیا مجھے کسی سیٹ کی ضرورت نہ تھی پندرہ منٹ کا تو راستہ تھا۔ میں ڈبے کے اندر بھی نہ گیا دروازے پر کھڑا رہا۔

جب میں پچھلے اسٹیشن پر پہنچا جہاں میں نے صادقہ کو دیکھا تھا تو میرے دل کی دھڑکن یکلخت تیز ہو گئی میرے ہاتھ کانپنے لگے ایسی کیفیت تو میری گاڑی اٹھاتے ہوئے بھی نہ ہوتی تھی۔

گاڑی سے اترتے ہی میں تیزی سے اس شیڈ کی طرف بھاگا جہاں اسے میں نے غائب ہوتے دیکھا تھا میں نے اسٹیشن کا چپہ چپہ چھان

مارا گاڑی جا چکی تھی سٹیشن تقریباً ویران ہو گیا تھا اکا دکا مسافر ادھر اُدھر نظر آ رہے تھے میں صادقہ کو سٹیشن سے باہر نکل کر بھی دیکھ آیا تھا لیکن وہ مجھے کہیں نظر نہ آئی۔

میں اس کے بارے میں کسی سے کچھ پوچھ بھی نہیں سکتا تھا، ایک بھکارن کے بارے میں کس طرح پوچھتا کیا پوچھتا۔؟

پھر میں نے بوجھل دل سے اگلی گاڑی پکڑی اور اپنے سفر پر گامزن ہو گیا۔

زندگی کے اس تیز رفتار سفر میں صادقہ کسی چھوٹے سے سٹیشن کی طرح آناً فاناً نظروں میں آئی اور گزر گئی میں کسی میل ٹرین کی طرح سے تھا جو چھوٹے اسٹیشنوں کو چھوتی ہوئی گزر جاتی ہے رکتی نہیں۔

چند دنوں میں میں نے اس واقعے کو بھلا دیا میں نے اصل میں شعوری طور پر صادقہ کو بھول جانے کی کوشش کی ویسے بھی کسی چیز کو دل سے اگا

کر بیٹھ جانا میری فطرت میں شامل نہیں میں آگے بڑھنے کا قائل
ہوں پیچھے مڑ کر دیکھا کمزوری کی علامت سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی کہ
صادقہ سے شادی اور پھر علیحدگی کے واقعے کو میں نے ماضی کی سلیٹ
سے گیلے کپڑے سے صاف کر دیا تھا اور اس تازہ واقعے کو بھی
میں نے اپنی فطرت کے مطابق بھول جانے کی شعوری کوشش کی تھی
بظاہر میں اس کوشش میں کامیاب بھی نظر آتا تھا لیکن ایسا تھا نہیں۔
بس اچانک ہی کبھی کھانا کھاتے کبھی ڈرائیونگ کرتے کبھی سوتے تو
کبھی نہاتے ہوئے کبھی اخبار پڑھتے ہوئے اچانک صادقہ میرے
سامنے آموجود ہوتی میری سماعت سے اس کی دکھ بھری آواز سنائی
دیتی ''اللہ کے واسطے بابو پھر اس کا غم زدہ چہرہ دکھائی دیتا اور میں چند
لمحوں کے لئے اپنے ہوش گنوا بیٹھتا۔
یہ تکلیف دہ واقعہ میرے ذہن کے پردے پر چپک کر رہ گیا تھا اس کی

آواز میرے دل کی رگوں میں پیوست ہو گئی تھی اب مجھے کوئی بھی بھکارن نظر آتی تو میں فوراً رک جاتا میں اس کے پھیلتے ہاتھوں پر کچھ رکھے بنا ہرگز نہ بڑھتا یہ میرے اندر ایک تبدیلی تھی ورنہ بھکاریوں کو کچھ دینا میں نے سیکھا ہی نہ تھا۔

پھر لمحوں نے مرہم کا کام کیا وقت ہمارے لئے کتنی بڑی نعمت ہے گزرتا ہے تو اپنے ساتھ سب کچھ لے جاتا ہے نہ یہ خوشیوں کو ہمارے پاس رہنے دیتا ہے اور نہ دکھ بھری ساعتوں کو، خوشیاں چھینتا ہوا وقت ہمیں کتنا برا لگتا ہے لیکن یہ کب ہمارے عذاب ناک لمحوں کو اپنے دامن میں سمیٹتا ہے تو کوئی نہیں کہتا کہ اے وقت تو کس قدر پیارا ہے۔

وقت کے ساتھ صادقہ کی یاد ہلکی پڑتی گئی لیکن وہ خلش کبھی دل سے نہ گئی کاش! مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ صادقہ پر یہ غم کا پہاڑ کس طرح ٹوٹا

پھر یہ کہ اگر وہ دوبارہ مل جاتی تو شاید میں اسے اپنے ساتھ لے آتا وہ بھکارن نہ رہتی پھر سے میری بیوی بن جاتی۔

خیر یہ زندگی کی باتیں ہیں۔ آدمی جب دنیا میں آتا ہے تو اسے اس طرح کے واقعات حادثات سے نمٹنا ہی ہوتا ہے میں نے بھی نمٹنا سیکھ لیا تھا۔

ہاں میں تو آپ کو یہ بتا رہا تھا کہ اس وقت میری تین بیویاں ہیں دو میرے ساتھ رہتی ہیں اور ایک لاہور میں ہے لاہور والی آسیہ نے ان دونوں کو نہیں دیکھا لیکن دونوں کو یہ معلوم ہے کہ لاہور میں میری تیسری بیوی موجود ہے۔

میں نے اب تک جتنی شادیاں کی ہیں ان میں خوبصورتی قدر مشترک تھی میری ساری بیویاں حسین رہی ہیں لیکن میری تمام بیویوں میں شمع سب سے خوبصورت ہے دوسری بیویوں میں چہرے اور جسم کی دلکشی

اپنی جگہ ہے لیکن شمع میں چہرے اور جسم کی کشش کے ساتھ کچھ اور بھی ہے مثلاً اس کا انداز ہ گفتگو بڑا دل کو بھانے والا ہے اس نے بہت اچھی آواز پائی ہے زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہے لیکن بڑی مہذب ہے پھر اس میں سب سے بڑی کوالٹی یہ ہے کہ وہ بات کو محض اشارے سے سمجھتی ہے میری اور بیویوں میں یہ خصوصیت موجود نہیں یہی وجہ ہے کہ شمع مجھے اپنے ساری بیویوں میں پیاری ہے پھر اسے بھی مجھ سے خاصی محبت ہے میرے کام میں بھی وہ مجھ سے خاصا تعاون کرتی ہے بلکہ اب تو اسے گاڑیوں کی اچھی خاصی پہچان ہو گئی ہے کبھی کبھی وہ مجھے خود ہی کسی اچھی گاڑی کے پاس لے جا کر کھڑا کر دیتی ہے۔

اس شمع کے ساتھ میں نے بڑا ظلم کیا میں کیا کروں میں اپنی حسن پرست فطرت سے مجبور ہوں شمع کے بعد مجھے ایک دفتر میں نگار ٹکرا گئی اس کے حسن سے میں متاثر ہوا میں نے فوراً اس کے گرد جال پھیلایا

اور بہت جلد اسے پھنسالیا میں اس معاملے میں ہمیشہ خوش قسمت رہا ہوں میں نے جب بھی کسی عورت کو دیکھا تو پھر اسے اپنی بیوی بنا کر ہی دم لیا ہے مجھے آج تک اس سلسلے میں ناکامی نہیں ہوئی خیر نگار ایک غریب گھرانے کی لڑکی تھی اچھی زندگی گزارنے کی خواہاں تھی میں نے بڑی مہارت سے اس پر جال پھینکا اسے جھوٹے سچے خواب دکھائے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کلرکی چھوڑ کر میری بیوی بننے پر راضی ہوگئی۔

شمع میرے بدلتے ہوئے تیور دیکھ رہی تھی۔ شمع جیسی عورت سے خود کو چھپانا اتنا آسان نہ تھا وہ مجھ سے اچھی طرح واقف تھی کبھی کبھی تو وہ میرے بولنے سے پہلے ہی میرے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر بتا دیتی ہے کہ میں کچھ کہنے والا ہوں۔

یہ بات تو ایسی تھی کہ اس سے کسی طرح چھپ ہی نہ سکتی تھی لیکن وہ بڑے تحمل سے مجھے دیکھ رہی تھی ویسے وہ جانتی تھی کہ شور مچا کر یا روک

ٹوک کر کچھ حاصل نہ کر سکے گی بپھرے ہوئے دریا پر کہیں ریت سے بند باندھے جا سکتے ہیں۔

ایک دن شام کو جب میں بڑے خوشگوار موڈ میں گھر سے نکل رہا تھا تو شمع نے مجھے آواز دی تھی۔ سنئے۔

اس کی آواز سن کر میں واپس نہیں پلٹا مگر رک گیا۔ ہاں۔

کہاں جا رہے ہیں آپ۔ اس کی آواز میں لرزش تھی۔

باہر۔

کوئی کام ہے کیا۔؟

یہی سمجھ لو۔ میں نے بے رخی سے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے جایئے مجھے جو بات کرنا ہے رات کو کرلوں گی رات کو تو جلد لوٹ آئیں گے نا آپ۔ اس نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن اس کی آنکھوں میں نمی تھی میں نے فوراً اپنی نظریں پھیر لیں اور بولا۔

شاید۔

میرا جواب سن کر وہ مزید اداس ہوگئی اس نے پھر کچھ نہ کہا۔خاموشی سے کمرے میں چلی گئی۔

رات کو اگر چہ میرا دیر سے آنے کا پروگرام نہ تھا لیکن ہوٹل سے کھانا کھا کر نکلے تو نگار نے سمندر کے کنارے چلنے کی فرمائش کردی میں اسے لے کر ساحل سمندر چلا گیا واپسی میں ظاہر ہے دیر ہوگئی میں گھر پہنچا تو بارہ بج رہے تھے۔

شمع جاگ رہی تھی شاید وہ گھر کے گیٹ پر ہی موجود تھی گھر کے سامنے گاڑی رکتے ہی اس نے گیٹ کھول دیا مجھے اطلاعی گھنٹی بجانے کی ضرورت نہ پڑی گاڑی اندر کھڑی کرکے میں نے باہر کا دروازہ بند کیا پلٹ کر آیا تو وہاں شمع موجود نہ تھی وہ اندر جا چکی تھی۔

اندر جا کر میں نے کپڑے تبدیل کیے پھر یہ دیکھنے کے لئے کمرے

سے باہر نکلا کہ شمع کہاں ہے وہ کچن میں تھی میں وہیں چلا گیا وہ سالن گرم کر رہی تھی میں خاموشی سے کچن کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور سوچنے لگا اب کیا کروں کیسے کہوں، میں کھانا کھا کر آیا تھا اور وہ میرے لئے کھانا گرم کر رہی تھی۔

سوری شمع، بالآخر میں نے کہا۔

کیا کھانا کھا کر آئے ہو؟ اس نے مجھ سے سوال کیا سوال میں بڑی حیرت تھی۔

ہاں شمع، میں نے کچھ دوستوں کے ساتھ باہر کھانا کھالیا تھا میں نے جھوٹ بولا میرا جواب سن کر مجھے یوں لگا جیسے شمع ایک دم بجھ سی گئی ہو۔

اچھا ٹھیک ہے اس نے فوراً چولہا بند کیا اور کچن سے نکل آئی۔

تم نے کھانا کھالیا ہوگا۔ میں نے سوال کیا۔

وہ میرے سامنے تھی میرے بالکل قریب میں دروازے پر کھڑا تھا اور

وہ دروازے سے نکلنا چاہ رہی تھی میرا سوال سن کر اس نے پلکوں پر ننھے ننھے موتی ٹنکے ہوئے تھے۔

کبھی میں نے آپ کے بغیر کھانا کھایا ہے وہ اداس لہجے میں بولی۔

جانتا ہوں اچھا چلو کھانا نکالو، میں تمہارے ساتھ تھوڑا بہت کھالوں گا۔

میرا خیال تھا کہ وہ تکلف کرے گی لیکن اس نے ایک لمحہ ضائع نہ کیا وہ خوشی سے واپس پلٹی اور چند منٹ میں کھانا ٹیبل پر سجا دیا مجبوراً مجھے اس کا ہاتھ دینا پڑا۔

وہ خاموشی سے کھانا کھاتی رہی اور مجھے دیکھتی رہی اس کی آنکھوں میں مجھے کوئی ایسی بات نظر آ رہی تھی جس کی میں وضاحت نہیں کر سکتا وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن شاید اسے مناسب الفاظ نہیں مل رہے تھے۔

کھانا کھاتے ہوئے میرا دھیان نگار کی طرف چلا گیا میں بے خیالی

میں اس کی کسی بات پر مسکرایا پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ میں گھر پر ہوں اور میرے سامنے نگار نہیں شمع بیٹھی ہے۔ مجھے تصور کی دنیا سے فوراً نکال آنا چاہیے۔

میں تو خیر فوراً تصور کی دنیا سے نکل آیا لیکن میں نے دیکھا کہ شمع کھو گئی ہے پھر اس نے کھانا کھاتے کھاتے ہاتھ روک لیا اور کرسی سے اٹھ گئی۔

میں جب بستر پر سونے کے لئے لیٹا تو وہ پہلے سے بیڈ پر موجود تھی اور اپنی آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی تھی میں نے آہستگی سے دوسری طرف کروٹ لے لی۔

سنو۔شمع کی آواز سنائی دی۔

ہاں کہو۔میں نے اس کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔

کون ہے وہ؟اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے

پوچھا۔

میں سمجھا نہیں شمع۔ میں نے معصومیت سے کہا۔

لیکن میں سمجھ گئی ہوں اس نے بڑی گمبھیرتا سے کہا۔

تم سمجھ گئی ہو۔ میں نے اسے حیرت سے دیکھا تم کیا سمجھ گئی ہو؟

تمہاری زندگی میں کوئی عورت داخل ہوگئی ہے اس نے وضاحت کی۔

یہ بات تم کس بنیاد پر کہہ رہی ہو؟ میں نے اس الزام کی وجہ جاننا چاہی۔

میں تمہاری بیوی ہوں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں میں تمہیں کافی عرصے سے دیکھ رہی ہوں میں کافی عرصے سے تمہارے گرد کسی اور عورت کی خوشبو محسوس کر رہی ہوں تم مجھ سے چھپ نہیں سکتے میں تم سے محبت کرتی ہوں جو محبت کرتا ہے اس سے کچھ نہیں چھپا رہتا بتا دو وہ کون ہے؟

تم کو غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں نے لولی لنگڑی صفائی پیش کی لیکن جھوٹ میرے لہجے سے صاف چمک رہا تھا۔

آج کھانا تم نے اسی کے ساتھ کھایا ہے اس نے کہا مجھے نہیں معلوم یہ سوال تھا کہ جواب۔

نہیں تو۔ میں نے پھر جھوٹ بولا۔

میری قسم کھاؤ گے اس نے میرے جھوٹ کو میزان پر رکھ دیا۔

میں اس کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا تھا وہ مجھے بہت پیاری تھی میں نے کہا نہیں۔

پھر میں جو کچھ کہہ رہی ہوں سچ ہے۔

ہاں۔ میں نے بالآخر ہتھیار ڈال دیئے۔

شادی کرنا چاہتے ہو اس نے آنسو بھری آنکھوں سے پوچھا۔

ہاں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

www.urdurasala.com

کرلو شمع نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

تم نے یہی کہانا کرلو۔ مجھے اپنی سماعت پر یقین نہ آیا میں نے تصدیق چاہی۔

ہاں تم نے ٹھیک سنا لیکن ایک شرط ہے وہ بولی۔

وہ کیا؟ میں نے لرزتے ہوئے پوچھا مجھے پختہ یقین تھا کہ وہ مجھ سے طلاق مانگے گی اور اسے میں کسی صورت طلاق دینے کو تیار نہ تھا وہ مجھے بہت اچھی لگتی تھی دوسری طرف میں نگار کو بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا اس سے میں نے شادی کا وعدہ کرلیا تھا میں اس کی آنکھوں پر مرمٹا تھا۔

کیا اسے معلوم ہے کہ اس گھر میں موجود ہوں؟ اس نے پوچھا۔

نہیں ابھی نہیں۔ میں نے صاف بتایا۔

میں چاہتی ہوں کہ تم اسے بتادو اور اسی گھر میں اسے بیاہ کرلے آؤ

میں موت کو برداشت کرلوں گی لیکن تمہاری جدائی مجھ سے برداشت نہ ہوگی میں جانتی ہوں کہ تم اس سے شادی ضرور کروگے میرے روکنے سے نہیں رکوگے لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس کو کہیں اور گھر دلانے کی بجائے یہیں رکھو، اس طرح تم میری نظروں میں تو رہوگے تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں یہ کہہ کر وہ مجھ سے لپٹ کر جانے کتنی دیر تک روتی رہی۔

میں شمع کی محبت سے بہت متاثر ہوا فوراً جی چاہا کہ میں نگار سے شادی کا ارادہ ترک کردوں اور صرف شمع کا ہو کر رہ جاؤں لیکن یہ تاثر محض وقتی تھا۔

رات گئی بات گئی۔

صبح اٹھا تو نگار پھر سے آنکھوں میں بسی ہوئی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ اچھا ہوا میں نے جذبات میں آکر شمع سے کوئی بات نہ کہی ورنہ بڑی

مشکل ہو جاتی شمع نے رات کو بڑی خوبصورتی سے محبت کا جال پھیلا
کر مجھے نگار سے دور کھینچے کی کوشش کی تھی لیکن میں بھلا اس سے دور
ہونے والا کہاں تھا وہ میری آنکھوں میں بس گئی تھی اب اسے کوئی
میری آنکھوں سے نہیں نکال سکتا تھا۔
شمع کی خواہش کے مطابق میں نے نگار کو شمع کے بارے میں بتا دیا
اس بات کا اس نے کوئی خاص اثر نہ لیا وہ ہنس کر بولی۔ تو پھر کیا ہوا
مجھے تمہاری محبت چاہیے بس۔
میں جانتا تھا کہ وہ میرے شادی شدہ ہونے کا سن کر زیادہ فکر مند نہ ہو
گی وہ موت بن کر آرہی تھی اس پر کوئی سوت نہیں آرہی تھی سوت بن
کر جانا تو فتح مندی کی علامت تھی جب کہ کسی پر سوت آنا، ذلت و
رسوائی کا باعث فکر شمع کو ہونا چاہیے تھی اور اس کی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی
کہ میں نگار سے شادی کر کے اس کی آنکھ سے اوجھل ہو جاؤں اسی

لیے اس نے یہ ذلت برداشت کرنے کی ٹھانی تھی۔
میں نے نگار کو کسی نہ کسی طرح اس گھر میں رہنے پر راضی کر لیا تھوڑے سے پس و پیش کے بعد وہ راضی ہوگئی اصل میں اسے زندگی کی آسائشیں درکار تھیں جو میں اسے دے رہا تھا اور مجھے ایک حسین عورت درکار تھی جو میری بیوی ہو رہی تھی۔
پھر نگار سے میری شادی ہوگئی پندرہ دن ہم نے اسی گھر میں گزارے جب ہنی مون ختم ہوا تو واپس کراچی آ گئے اس گھر میں میرا خیال تھا کہ شمع نے مجبوراً اسے اپنے ساتھ رکھنا گوارا تو کر لیا ہے لیکن اسے وہ عزت نہ دے گی وہ نگار کو ملازماؤں کی طرح رکھے گی اس پر حکم چلائے گی طرح طرح سے اسے ستائے گی لیکن ایسا کچھ نہ ہوا۔ شمع نے یہ ثابت کر دکھایا تھا کہ وہ واقعی مجھ سے محبت کرتی ہے اس نے نگار کو اس لئے اپنے پاس رکھا تھا تا کہ میں اس کی نظروں سے دور نہ رہوں اس نے

نگار کو بہت عزت سے رکھا بہت جلد وہ آپس میں گھل مل گئیں میرے لئے دونالی بندوق بن گئیں ایک ہوگئیں۔ایک طاقت بن گئیں میں ایک کو کچھ کہتا تو دوسری اس کی حمایت کو آجاتی۔

دو بیویوں کے درمیان ایسا مثالی سلوک میں نے کبھی دیکھا تھا نہ سنا تھا شمع اور نگار کے درمیان تھا لیکن اب دیکھ اور سن لیا تھا میں اپنے دوستوں کو بتاتا تو وہ یقین نہ کرتے بلکہ الٹا مجھے ڈراتے۔

بیٹا، ذرا ہوشیار رہنا کہیں دونوں مل کر تیرا تختہ نہ کردیں۔

خیر یہ مذاق کی بات تھی، وہ میرا تختہ کیا وہ تو خود تختہ مشق بنی ہوئی تھیں۔

کچھ عرصے بعد میری ملاقات راولپنڈی میں آسیہ سے ہوگئی اس کو بھی میں نے بیوی بنالیا لاہور میں اسے ایک گھر لے کر دے دیا اور جب میں نے وہاں سے رخت سفر باندھا تو آسیہ کو شمع اور نگار کے بارے میں بتادیا اور یہاں آکر شمع اور نگار کو آسیہ کے بارے میں بتادیا۔

تینوں کوقتی طور پر صدمہ پہنچا، پھر وقت نے مرہم رکھ دیا تینوں رو دھو کر چپ ہو گئیں شمع سے پہلے میں نے چار شادیاں کی تھیں لیکن اتفاق سے کوئی بھی راس نہ آئی صادقہ کے بارے میں میں آپ کو بتا چکا ہوں اس کی یاد جب بھی آ جاتی ہے میرا دل چیر جاتی ہے صادقہ سے پہلے میں نے تین شادیاں کیں اتفاق سے ان میں کوئی بھی زندہ نہ رہی تینوں مر گئیں تینوں فطری موت مریں ایک کو کینسر نکلا، دوسری دل کی مریضہ نکلی تیسری کے دماغ کی شریان پھٹ گئی۔ عجیب صورتحال تھی ان دنوں، ادھر میں شادی کرتا ادھر وہ دامن چھڑا کر آسمان کا رخ کرتی ایک وقت ایسا آیا کہ میں خود کو منحوس تصور کرنے لگا۔

مرنے والیوں سے نجات ملی تو پھر صادقہ آ ٹکرائی اس کا بھی قصہ پاک ہوا اور میں تنہا رہ گیا۔

انوکھا نشیمن

وہ سکتے کے عالم میں تھا صرف آواز سن
سکتا تھا اسے آواز سنائی دی۔ کائنات کی
دوسری مخلوقات کی نفی کرنے اور انہیں
جھٹلانے کا انسان کو کوئی حق نہیں۔

ابھی پڑھیے ''اردو رسالہ'' پر

میری مہم جوئی جاری رہی گاڑیوں کی چوری کے ساتھ بیویوں کی تلاش بھی جاری رہی پھر مجھے شمع ملی شمع کو دیکھا تو دل نے انگڑائی لی طے کر لیا کہ اس سے شادی کر کے رہوں گا۔

شمع کو میں نے بازار حسن میں دیکھا تھا۔

وہ گا رہی تھی میں سن رہا تھا ایک لڑکی رقص کر رہی تھی لیکن میں اسے نہیں دیکھ رہا تھا میری نظریں صرف شمع پر تھیں اگر چہ رقص کرنے والی بھی کسی سے کم نہ تھی لیکن میری مرکز نگاہ شمع بن گئی تھی جو سادگی سے بیٹھی گا رہی تھی۔

اس کی آواز اور اس کے حسن نے مجھے مبہوت کر دیا تھا اور بیٹھے بیٹھے میں نے طے کر لیا تھا کہ شمع کو میں اس بازار سے لے جاؤں گا چاہے مجھے اس کے لئے کتنی رقم دینا پڑے۔

ادھر میں اس کو اپنانے کے طریقے سوچ رہا تھا اور ادھر وہ میرے

خیالوں میں تھی اس کی نظریں مجھ پر جمی ہوئی تھیں اور وہ سوچ رہی تھی کاش یہ شخص مجھے اس دلدل بھری زندگی سے نجات دلا دے یہ بات اس نے مجھے بعد میں بتائی ہم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر ایک ہی بات سوچی تھی کاش ہم دونوں ایک ہو جائیں اسے شاید پہلی نظر کی محبت کہتے ہیں ایسی محبت دنیا میں کم یاب ضرور ہے لیکن نایاب نہیں۔ جب دو دل ایک ساتھ دھڑکنے لگیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت دھڑکن اس لئے کو دبا نہیں سکتی شمع کے حصول کے سلسلے میں مجھے زیادہ وقت پیش نہ آئی صولت بائی نے شمع کی جو قیمت مانگی وہ میں نے ادا کر دی لیکن جو قیمت میں نے ادا کی وہ شمع کی قیمت نہ تھی کیونکہ وہ خود انمول تھی۔

شمع کو میں نے اپنے گھر لا کر بہت عزت دی کبھی اسے اس بات کا احساس نہیں دلایا کہ وہ کون ہے؟ کہاں سے آئی ہے میرے گھر

آٹھویں محبت

میں آکر وہ بے انتہا خوش تھی وہ اس بازار سے نکل آئی تھی جہاں اسے روزانہ شمع محفل بننا پڑتا تھا اس گھر میں قدم رکھتے ہی وہ خاتون خانہ بن گئی یہاں آکر اس نے گانا تو دور کی بات ہے گنگنانا بھی چھوڑ دیا میں اسے گھر کی صفائی کرتے یا کچن میں کھانا پکاتی دیکھتا تو مجھے بڑی حیرت ہوتی میں سوچتا یہ وہی عورت ہے جس کے گانے کی دھوم چارسو مچی تھی، اب کیسی گھریلو سی لگ رہی تھی۔

ٹیلی ویژن پر میرے کئی دوست تھے جو شمع کو بطور گلوکارہ متعارف کرانے پر خوشی خوشی راضی ہو جاتے میں نے شمع سے کہا کہ تم اپنی آواز کا گلا کیوں گھونٹ رہی ہو ٹیلی ویژن کے لئے گاؤ لیکن اس نے سختی سے منع کر دیا۔

میں جس دنیا سے نکل آئی ہوں، اب پھر سے اس دنیا میں واپس نہیں جانا چاہتی۔

لیکن شمع ٹیلی ویژن کے لئے گانا اور بات ہے۔

میرے لئے تقریباً ویسا ہی ہے میں وہاں چند مخصوص لوگوں کے لئے گاتی تھی ٹیلی ویژن پر بہت سے لوگوں کے لئے گاؤں گی میں اب لوگوں کے لئے گانا نہیں چاہتی بلکہ گانا ہی نہیں چاہتی میں بس اس گھر کی چار دیواری میں رہنا چاہتی ہوں تمہارے ساتھ تم کہو گے تو تمہارے لئے گاؤں گی تم جو کہو گے، وہ کروں گی، مجھے شمع محفل ہونے سے بچاؤ اس نے بڑی عاجزی سے میرے سامنے ہاتھ جوڑے۔

میں نے اس کے ہاتھوں کو تھام کر اپنی آنکھوں سے لگایا، میرے ہوتے ہوئے تمہیں کون شمع محفل بنا سکتا ہے تم میری شمع ہو تم ہمیشہ میرے لئے جلو گی میری آنکھوں کی روشنی بنو گی۔

اور ہوا بھی ایسا ہی وہ آئندہ زندگی میں صرف میرے لئے جلتی رہی جو میں نے کہا کرتی رہی لیکن میری فطرت میں وفا نہ تھی پہلے میں نے

نگار کو اس کی سوتن بنایا پھر آسیہ آ گئی آسیہ لاہور میں تھی اس لئے اسے چنداں فرق نہ پڑا۔

اور اب ایک مرتبہ پھر میری آنکھوں میں کوئی اور سمانے لگا تھا میرا حسن پرست مزاج کسی اور زلف کا اسیر ہونے لگا تھا۔

میرے پاس کوئی کام تو تھا نہیں۔ میں دن بھر فارغ رہتا اس لئے وقت گزاری کے لئے میں اپنے دوستوں کی طرف نکل جاتا میرا ایک دوست ایک ٹریولنگ ایجنسی میں تھا میں اس کے پاس اکثر جا کر بیٹھ جاتا۔

ایک شام میں عرفان کے پاس پہنچا تو وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوا ویسے خوش رہنا اور مسکرانا اس کی عادت تھی اور اس کے پیشے کی ضرورت بھی۔

اچھا ہوا، تم آ گئے کچھ دیر ادھر بیٹھو میں تھوڑا سا کام نمٹا لوں اتنی دیر میں

تم چائے پیو پھر چلتے ہیں عرفان نے کہا۔

کہاں؟ میں نے گاڑی کی چابی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

ایک نمائش میں چلنا ہے اس نے کہا۔

کس چیز کی نمائش ہے ہمیں تو صرف بازار مصر سے دلچسپی ہے وہ اگر کہیں لگا ہے تو لے چلو، میں نے اپنے مطلب کی بات کی۔

بیٹا یہ مصر نہیں پاکستان ہے، یہاں بازار حسن نہیں لگتا، منگل بازار لگتا ہے جمعہ بازار لگتا ہے عرفان نے یہ کہہ کر قہقہہ لگایا۔

اچھا کہا تم نے ویسے یہ سب ہمارا فیض ہے کہ تم ہماری صحبت میں رہ کر اچھے اچھے جملے بولنے لگے ہو ویسے نمائش کس چیز کی ہے۔

یار اپنا وہ آرٹسٹ دوست نہیں ہے کیا نام ہے اس کا۔ ہاں ضرغام۔

آج اس کا فون آیا تھا آرٹس کونسل میں اس کے بنائے ہوئے پوسٹروں کا آج افتتاح ہے اس نے کہا تھا خود بھی آنا اور اپنے

دوستوں کو بھی لانا۔

چھوڑو یار پوسٹروں کی نمائش دیکھنے کون جائے تصویروں کی نمائش ہوتی تو ایک بات بھی تھی، میں نے کہا۔

نہیں یار جانا ضروری ہے اپنا دوست ہے برا مانے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں اچھی خاصی رونق ہو گی رونق کا مطلب سمجھتے ہو تم عرفان نے میرے مطلب کی بات کی۔

رونق، کا مطلب میں اچھی طرح سمجھتا تھا اس لئے میں چلنے کے لئے فوراً راضی ہو گیا۔

جب ہم آرٹس کونسل پہنچے تو وہاں اچھا خاصا رش ہو چکا تھا، خاصی رونق تھی۔ میں پوسٹروں کو کم اپنے دائیں بائیں کی رونقوں کو زیادہ دیکھ رہا تھا۔

پھر چلتے چلتے کیا ہوا؟ میرے قدم ایک جگہ جم گئے اور میں اس پوسٹر کو

سحر زدہ سا ہو کر دیکھنے لگا۔

وہ کیا حسین چیز تھی؟ بڑی بڑی قاتل آنکھیں، موٹی موٹی پتلیاں ایسی پتلیاں مجھے بہت پسند تھیں مجھے وہ آنکھیں کبھی پسند نہ آتیں جن میں پتلیاں چھوٹی ہونے کی وجہ سے آنکھوں کی سفیدی زیادہ نظر آتی پتلے مگر ابھرے ہوئے ہونٹ، ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ پیاری سی ناک لمبی گردن پیچھے کھولے ہوئے بال رنگ ضرور سرخ وسفید ہوگا آدھے چہرے پر آدھی گھڑی کا ڈائل، رومن میں لکھے ہوئے ہندسے جن میں چھ اور بارہ کے ہندسے کٹے ہوئے تھے سیکنڈ کی سوئی بھی دکھائی گئی تھی جو پچاس کے ہندسے پر پہنچنے والی تھی۔

یہ ایک ایسا پوسٹر تھا جسے کسی بھی گھڑی کے اشتہار کے لئے استعمال کیا جاسکتا تھا اسے کوئی بھی اشتہاری کمپنی بہ آسانی خرید سکتی تھی۔

مجھے پوسٹر سے زیادہ، پوسٹر والی میں دلچسپی تھی میں اب یہ جاننے کے

لئے بے قرار تھا کہ یہ ماڈل کون ہے۔؟

یار عرفان یہ لڑکی کون ہے؟میں نے عرفان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

کہاں۔؟ کدھر؟اس نے تیزی سے دائیں بائیں نظریں گھمائیں۔

اے وہ سامنے، میں نے عرفان کا چہرہ پوسٹر کی طرف کیا۔

یہ تو ضرغام ہی بتا سکتا ہے عرفان نے پوسٹر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا واقعی یہ کوئی لڑکی ہے بھی کہ نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ اس نے کسی ماڈل کو استعمال کیا یا کسی انگریزی رسالے سے کٹنگ کر کے پوسٹر تیار کیا ہے مجھے تو یہ کوئی باہر کی چیز نظر آتی ہے اور معاف کرنا لڑکی کے بجائے عورت کہا جائے تو زیادہ اچھا ہے۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا، میں نے سنجیدگی سے کہا۔

یہ لڑکی ہی ہے چلو مانے لیتے ہیں عرفان نے ہنس کر کہا۔

یہ لڑکی ہے یا عورت، اس بات کی مجھے پرواہ نہیں یہ میرے دل کو بھا گئی ہے اس سے میں شادی کر کے رہوں گا میں نے اپنے دل کی بات کہی۔

چاہے اس کے لئے پیرس جانا پڑے۔ عرفان بولا۔

میرا دل کہتا ہے یہ لڑکی اسی شہر میں موجود ہے یہ تصویر نہیں زندہ ماڈل ہے چلو ضرغام سے بات کریں میں بے تاب ہوا تھا۔

ٹھہرو ابھی بات کرتے ہیں وہ ذرا مہمانوں سے فارغ ہو لے۔

یہ ضرغام بھی عجیب چیز تھا آرٹسٹ تو لگتا ہی نہ تھا بڑا اکھڑ درا سا آدمی تھا لمبے ڈیل ڈول کا مالک تھا وہ آرٹسٹ سے زیادہ باڈی بلڈر نظر آتا تھا عرفان نے اس سے اپنے طور پر بات کی میں نے اسے منع کر دیا تھا۔ کہ وہ میرے حوالے سے گفتگو نہ کرے ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ بتانے ہی سے انکار کر دے مجھے ڈر اس بات کا بھی تھا کہ کہیں وہ ماڈل

کے بجائے کسی انگریزی رسالے میں چھپی ہوئی تصویر نہ نکلے۔

لیکن میرے سارے خدشے غلط ثابت ہوئے اور دل نے جو گواہی دی تھی وہ سچی نکلی، اس پوسٹر میں جس لڑکی کو استعمال کیا گیا تھا وہ زندہ ماڈل تھی اس شہر کے ایک بڑے ہسپتال میں بطور نرس کام کرتی تھی اور ضرغام کی منگیتر تھی۔

میرے لئے اس کے بارے میں اتنی معلومات کافی تھیں میرے لئے اب اس تک پہنچنا چنداں مشکل نہ تھا میں نے شہر کے اس بڑے ہسپتال میں پہنچ کر نہ صرف اس کا نام معلوم کرلیا بلکہ یہ بھی پتا چلالیا کہ اس کی ڈیوٹی کہاں ہے؟

یوں تو حسین چیزوں پر مرمٹنا میری فطرت میں شامل ہے لیکن جویریہ پر میں کچھ زیادہ ہی فدا ہو بیٹھا تھا میں نے طے کرلیا تھا کہ اسے ہر قیمت پر حاصل کر کے رہوں گا اور جب میں کوئی چیز طے کرلیتا ہوں تو

پھر اس پر عمل بھی کرتا ہوں اب تک میں نے جس کو دیکھا تھا اسے پا لیا تھا جویریہ کے بارے میں بھی میں پر امید تھا۔

پھر اچانک میرے دل میں درد اٹھا اور میں شہر کے اس نئے اور بڑے ہسپتال میں جا پہنچا وہاں فوری طور پر میرے کئی ٹیسٹ ہوئے ایکسرے ہوئے اور پھر مجھے ایک پرائیویٹ روم میں منتقل کر دیا گیا۔

اس ہسپتال کے پرائیویٹ روم کا کرایہ بارہ سو روپے روز تھا یہ ایک مہنگا ہسپتال تھا لیکن یہاں سہولتیں میسر تھیں، اس کے حساب سے یہ اتنا مہنگا نہ تھا پھر کمرا تو میں نے خود لیا تھا میں جنرل وارڈ یا سیمی پرائیویٹ میں بھی جا سکتا تھا اس کمرے میں کلر ٹیلی ویژن لگا ہوا تھا ٹیلی ویژن کے پروگراموں کے علاوہ ہسپتال کے چینل سے نشر ہونے والے پروگرام بھی دیکھے جا سکتے تھے اس کے علاوہ یہاں مریض کی دیکھ بھال پوری ذمے داری اور توجہ سے کی جاتی تھی کمرے میں ٹیلی

فون تھا بیل تھی، جس سے فوری طور پر نرس کو بلایا جا سکتا تھا۔
میرے دل میں کوئی درد نہ تھا لیکن میں ڈاکٹروں سے کہہ رہا تھا کہ میرے دل میں درد ہے یہ درد ایسا ہے کہ اسے پکڑا نہیں جا سکتا تھا میرے دل میں جو درد تھا اس کا علاج ان بے چارے ڈاکٹروں کے پاس نہ تھا ان کی ایک نرس جویریہ کے پاس تھا جس کی ڈیوٹی ان پرائیویٹ روموں میں لگی ہوئی تھی۔
کمرے میں منتقل ہونے کے بعد جویریہ کئی مرتبہ میرے کمرے میں آ چکی تھی۔
میں نے اس سے کوئی بات نہ کی تھی بس میں نے اسے دیکھا تھا اور دیکھا بھی اس طرح تھا کہ وہ مجھے دیکھتا ہوا نہ دیکھ سکے جویریہ بہت خوبصورت لڑکی تھی اس پوسٹر میں تو اس کا آدھا حسن بھی اجاگر نہ ہو سکا تھا اسے دیکھ کر پہلی بار تو پلکیں جھپکانا ہی بھول گیا تھا۔

شام تک مختلف مشینوں اور ایکسرے رپورٹ سے بات ثابت ہو گئی
کہ مجھے دل کا کوئی مرض لاحق نہیں اور ایسے کیمرے بھی ایجاد نہیں
ہوئے جو دل میں چھپی ہوئی محبت کو عکس بند کر کے دل کی چوڑی پکڑ
لیں یہ جان کر کہ مجھے دل کا کوئی عارضہ نہیں ہے بظاہر میں بہت خوش
ہوا تا کہ کسی کو مجھ پر کوئی شبہ نہ ہو، شام کو مجھے ہسپتال سے فارغ کر دیا
گیا میری تسلی کے لئے احتیاطاً دو چار دوائیں لکھ دی گئیں۔

ہسپتال سے رخصت ہونے سے پہلے میں نے جویریہ سے بات کی
سب سے پہلے مجھے جویریہ ہی نے بتایا تھا کہ میری رپورٹس اور
ایکسرے بالکل کلیئر ہیں مجھے دل کا کوئی مرض نہیں ہے۔

تب میں نے فوراً فیصلہ کیا کہ یہ وقت ہے جویریہ سے بات کرنے کا
دن بھر میں نے بڑی متانت اسے دکھائی تھی اب اگر میں نے کوئی
بات نہ کی تو میں دل کی دل میں لیے ہسپتال سے رخصت ہو جاؤں گا

میں نے سوچا۔

آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں مجھے دل کا کوئی مرض نہیں جب کہ میرے دل میں مسلسل درد ہے ٹیسیں اٹھ رہی ہیں میں نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

یہ بات میں نے کیونکہ مسکرا کر کہی تھی اس لئے وہ بھی خوشدلی سے بولی اس کی وجہ کچھ اور بھی ہو سکتی ہے۔

وہ کیا ہے میں نے پوچھا۔؟

میں کیا جانوں، آپ خود بہتر سمجھ سکتے ہیں بہر حال آپ کو دل کی کوئی تکلیف نہیں، مس جویریہ۔

میرے منہ سے اپنا نام سن کر وہ چونکی اسے ایک خوشگوار حیرت سی ہوئی

ارے آپ کو میرا نام کس طرح معلوم ہوا؟

جب آدمی کچھ معلوم کرنا چاہے تو اسے سب معلوم ہو جاتا ہے میں نے

زندگی کا ایک اصول بنایا ہے۔

ہوں۔ اس نے براہ راست میری آنکھوں میں دیکھا۔

مجھے آپ کا نام ہی معلوم نہیں بلکہ میں ضرغام کو بھی جانتا ہوں اور میں نے کئی دن پہلے آرٹس کونسل میں وہ پوسٹر بھی دیکھا ہے جس پر گھڑی کا آدھا ڈائل بنا ہے۔

ہاں وہ پوسٹر اس نے میری ایک تصویر سے بنایا تھا، آپ کو پسند آیا،؟

اس نے پوچھا۔

پوسٹر نہیں، میں نے گردن ہلائی۔

تو پھر۔ وہ ذرا سا مسکرائی۔

آپ میں نے ذرا جذباتی انداز اختیار کیا اس پوسٹر میں آپ نہ ہوتیں تو اس میں کچھ نہ ہوتا اور سچی بات تو یہ ہے کہ آپ جتنی حسین ہیں اتنی حسین تو اس پوسٹر میں دکھائی بھی نہیں دیتیں، ضرغام آپ کی بیوٹی کو

مکمل طور پر دکھا نہیں سکا۔

وہ میری بات بڑی دلچسپی اور محویت سے سن رہی تھی میں نے اس کی توجہ حاصل کر لی تھی بس یہی وقت تھا ضرب لگانے کا، اپنے دل کی بات کہنے لگا۔

آپ کو ایک بات بتا دوں، میں نے عاشقانہ انداز اختیار کر لیا۔

جی۔ جویریہ دھیرے سے بولی۔

میری بات کا یقین کر لیں گی میں نے کہا۔

آپ بات تو کہیں اس نے کہا۔

یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ مجھے دل کا کوئی مرض لاحق نہیں، لیکن میں پھر بھی یہاں آ گیا آپ جانتی ہیں کیوں؟ میں نے اس کی چمکتی ہوئی آنکھوں میں جھانکا۔

نہیں وہ بولی۔ وہ حیران ہو رہی تھی۔

آپ کے لئے، بالآخر میں نے وہ بات کہی جس کے لئے میں نے یہ سارا ڈرامہ کیا تھا۔

میرے لئے۔؟

ہاں، آپ کے لئے میں نے میں نے اپنی آواز میں بڑی محبت پیدا کرتے ہوئے کہا میں آپ کی خاطر بیمار پڑا اور یہاں آیا محبت آدمی سے کیا کیا کرواتی ہے اور یہ ایسا مرض ہے جو کبھی ایکسرے میں نہیں آتا میرا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں آپ کے پاس ہے میں نے آپ کو بڑی مشکلوں سے ڈھونڈا ہے اب کھونا نہیں چاہتا ورنہ میں مر جاؤں گا۔

مجھے نہیں معلوم، اس دن اس سے جنون میں جانے کیا کیا کہتا رہا، وہ میری بات کا ایک ایک لفظ سمجھتی رہی لیکن جواب میں اس نے کچھ نہ کہا۔

www.urdurasala.com

لیکن اس کی خاموشی میں ایک رمز تھا اور میں رمز شناس تھا اس لئے
میں چپ چاپ ہسپتال سے واپس آ گیا۔

شمو اور نگی سے میں حیدر آباد کا کہہ کر گھر سے نکلا تھا انہیں نہ معلوم ہو سکا
کہ میں حیدر آباد نہیں گیا اسی شہر کے ہسپتال میں تھا اور وہاں اپنا دل ہار
آیا ہوں۔

جویریہ اس جذبے سے جو میرے دل میں اس کے لئے موجزن تھا
بہت متاثر ہوئی پھر ہماری ملاقاتیں ہونے لگیں۔

انہی ملاقاتوں میں معلوم ہوا کہ ضرغام جویریہ کا منگیتر نہ تھا ان کی کوئی
باقاعدہ منگنی نہیں ہوئی تھی منگنی تو دور کی بات ہے رشتہ بھی طے نہ تھا
بس ضرغام کے دماغ میں یہ بات تھی یا ان کے والدین کے۔

میرے ڈرامے سے جویریہ خاصی متاثر ہوئی تھی اسے یقین آ گیا تھا
کہ میں واقعی اس سے محبت کرتا ہوں ورنہ آج کے زمانے میں کون اتنا

کرتا ہے میں اس ہسپتال کے پرائیویٹ روم میں رہا تھا اس سے اسے
میری مالی حالت کا اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی پھر میں سمارٹ آدمی تھا
غرض جتنی دلیلیں تھیں وہ سب میرے حق میں تھیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا
کہ وہ اپنے دل کا مقدمہ ہار بیٹھی ہماری ملاقاتیں جاری تھیں میں
سات شادیاں کر چکا تھا اور یہ سب محبت کی شادیاں تھیں۔ میں محبت
کرنے کے ایک سو ایک سے ایک گر جانتا تھا وہ ہر ملاقات میں مجھ
سے قریب ہوتی جا رہی تھی میری دیوانی بنتی جا رہی تھی۔
یہ میری آٹھویں محبت تھی اس محبت میں مجھے بڑا مزہ آ رہا تھا
عرفان کو ہماری ملاقاتوں کا علم تھا وہ میرا دوست تھا لیکن کبھی کبھی راز
داں ہی دشمن بن جاتے ہیں ویسے عرفان میرے اس عشق کے حق میں
نہ تھا اس کا جھکاؤ ضرغام کی طرف تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ میں جویریہ کو
ضرغام سے چھینوں وہ اکثر مجھے منع کرتا رہا تھا اس نے ایک مرتبہ

دھمکی بھی دی تھی کہ اگر میں جویریہ سے ملنے سے باز نہ آیا تو ساری صورت حال وہ ضرغام کو بتادے گا میں اس کی تنبیہ کے باوجود باز نہ آیا اور اسے چڑانے کے لئے اپنی تازہ ملاقات کا حال اسے سنایا تو وہ خاموش ہو گیا اور اس کی یہ خاموشی میرے لئے خطرناک ثابت ہوتی۔ عرفان میرا بہت اچھا دوست تھا، لیکن وہ میرے دوسرے دوستوں کی طرح میرے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا اس نے میرا گھر بھی نہ دیکھا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ میں شادی شدہ ہوں نہ صرف شادی شدہ ہوں بلکہ دو بیویوں کو ایک ہی چھت کے نیچے رکھتا ہوں اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میں ایک پیشہ ور کار چور ہوں وہ مجھے کوئی بزنس مین سمجھتا تھا ہر دوسرے تیسرے دن اس سے ملاقاتیں رہتی تھیں جب سے جویریہ کا چکر چلا تھا میں نے عرفان کی طرف جانا کم کر دیا تھا ایک دن میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے سیدھے منہ بات نہ کی۔

یار ناراض ہو، میں نے کریدا۔

تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں۔ وہ منہ پھیلا کر بولا۔

کیا کیا ہے میں نے یار، میں نے ذرا لہجے کو تیکھا کرتے ہوئے کہا محبت کرنا کوئی جرم تو نہیں۔

اس صورت میں جرم ہے جب آدمی کو یہ معلوم ہو کہ وہ لڑکی کسی اور سے منسوب ہے تم نے میرے دوست کے حق پر ڈاکہ ڈالا ہے اور یہ بات میں نے تمہیں فوراً ہی بتادی تھی لیکن تم باز نہیں آئے بہر حال اب میں نے ضرغام کو ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے۔

یار یہ تم نے اچھا نہیں کیا، میں ایک دم پریشان ہو گیا۔

تو تم نے کون سا اچھا کیا، کسی اور کی چیز کو غصب کرنے چلے تھے اس نے مجھے ٹیڑھی نظروں سے دیکھا۔

تم نے یہ کیسے اندازہ لگالیا کہ میں اسے چھوڑ دوں گا میں نے ریت پر

پاؤں جمانے کی کوشش کی۔
تم ضرغام سے واقف نہیں ہو میں اگر درمیان میں نہ ہوتا تو شاید اب تک واقف ہو چکے ہوتے وہ باڈی بلڈر آدمی ہے اس کا غصہ بہت خراب ہے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں اس کے ذریعے کوئی نقصان پہنچ جائے بہتر ہو گا کہ تم جویریہ کا پیچھا چھوڑ دو ورنہ نتیجے کے تم خود ذمے دار ہو عرفان نے صاف صاف دھمکی دی۔
تم میرے کیسے دوست ہو، میں نے پینترا بدلا۔
میں تمہارا بہت اچھا دوست ہوں لیکن اصولوں پر میں کبھی سمجھوتا نہیں کرتا جو بات غلط ہے وہ غلط ہے تمہیں ہر قیمت پر جویریہ کو چھوڑنا ہو گا اس نے فیصلہ سنایا۔
اچھا ٹھیک ہے۔ میں اس بات پر غور کرتا ہوں۔
یہ بات تو میں نے عرفان سے ایسے ہی کہہ دی تھی اس بات پر غور

کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہ تھا اگلی ملاقات پر میں نے جویریہ کے سامنے سارے حالات رکھے ضرغام کی دھمکی سن کر وہ پریشان ہوگئی گھبرا کر بولی۔

اب کیا ہوگا؟

کچھ نہیں ہوگا ہم تو شادی کرلیں گے میں نے بظاہر بڑے اطمینان سے کہا لیکن اندر طوفان اٹھ رہے تھے۔

وہ ہم دونوں کو قتل کردے گا وہ بڑا اجنونی آدمی ہے تم اسے نہیں جانتے اس کا غصہ پورے خاندان میں مشہور ہے وہ پریشان ہوگئی تھی۔

اس سے اتنا ڈرتی ہو تو پھر تم اس سے شادی کرلو۔

مجھے اس سے شادی کرنا ہوتی تو میں کب کی کرچکی ہوتی تم سے ملاقات کی نوبت ہی نہیں آتی لیکن میں اس سے شادی نہیں کرسکتی وہ بہت گندا آدمی ہے۔

گندا آدمی ہے میں سمجھا نہیں، میں نے حیرت سے اسے دیکھا۔
وہ مہینوں نہیں نہاتا، اس کے جسم پر میل کی بتیاں چڑھی رہتی ہیں جنہیں وہ وقتاً فوقتاً اتارتا رہتا ہے قسم خدا کی مجھے تو اسے دیکھ کر ہی ابکائی آنے لگتی ہے میں تو اس سے بات بھی بہت دور سے کرتی ہوں شادی کا تو میں تصور بھی نہیں کرسکتی۔
پھر تمہاری امی کیوں مصر ہے اس رشتے پر انہیں تم نے نہیں بتایا۔
ضرغام میری امی کی چہیتی بہن کا بیٹا ہے پھر میں امی کو اپنی پرابلم بتاتی ہوں تو وہ اسے انتہائی غیر سنجیدگی سے لیتی ہیں کیا فضول بات کرتی ہے کہہ کر ٹال دیتی ہیں مجھے تو اسے دیکھ کر گھن آتی ہے میں کیا کروں، اس کی پریشانی انتہا پر پہنچ گئی تھی۔
اب جو کرنا تھا مجھے ہی کرنا تھا میں نے ضرغام کو دیکھا ہوا تھا وہ شکل سے آرٹسٹ کے بجائے پہلوان لگتا تھا اس کے بارے میں میں نے

جویریہ اور عرفان سے جو کچھ سنا تھا وہ مجھے ہوشیار کرنے کے لئے کافی تھا۔

میں ضرغام جیسے ہوشمند آدمی سے ٹکر لینے کی پوزیشن میں نہ تھا میں خون خرابے سے ویسے ہی ڈرتا ہوں لیکن میں اس پہلوان سے شکست ماننے کے لئے بھی تیار نہ تھا میں نے سوچ لیا تھا کہ اسے طاقت کے بجائے عقل سے ٹھکانے لگا دوں گا اس کی میں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کر لی تھی اب صرف جویریہ کو پکا کرنا تھا کہ وہ میرا کہاں تک ساتھ دے سکتی ہے مجھ سے کس حد تک محبت کرتی ہے۔؟

میں نے کہا۔ یہ میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم کو کیا کرنا ہے اور اگر تم میرے کہے پر چلو تو تم کو مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

میرا دل ڈرتا ہے ضرغام بہت جنونی آدمی ہے اس کی آواز میں لرزش تھی۔

اس کا جنون دھرا رہ جائے گا وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا بس تمہیں ذرا مضبوط ہونا پڑے گا میں نے اسے تسلی دی۔

میں بہت مضبوط عورت ہوں تم جو کہو گے کر گزروں گی مجھے آزما کر تو دیکھو۔

بس بس مجھے یہی سننا تھا میں نے خوش ہو کر کہا اب ضرغام ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا میں اس کا حلیہ بگاڑ دوں گا بس تم دیکھتی جاؤ۔

پھر میں نے اپنے منصوبے کے پہلے حصے پر عمل کیا میں عرفان سے ملا اس سے میں نے جا کر معافی مانگی اور کہا عرفان میں نے جویریہ سے ملنا جلنا ترک کر دیا ہے مجھ سے واقعی بھول ہوئی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا یار اب تم مجھے معاف کر دو میں اب جویریہ سے کبھی نہیں ملوں گا میں تم جیسے پیارے دوست سے محروم نہیں ہونا چاہتا اب تم ضرغام کا دل بھی میری طرف سے صاف کروا دینا۔

میری باتیں اور مسکین صورت دیکھ کر عرفان حیران رہ گیا سے یہ ہرگز امید نہ تھی کہ میں اتنی آسانی سے جویریہ سے دستبردار ہو جاؤں گا بہر حال وہ میرے معذرت بھرے جملے سن کر بہت خوش ہوا وہ ایک دم کھڑا ہو گیا اس نے مجھے گلے سے لگا کر خوب بھینچا اور بولا۔

یار تم بہت عظیم آدمی ہو، تم میرے دوست اور بہت اچھے دوست ہو۔
میں کتنا اچھا دوست تھا اور کتنا عظیم آدمی تھا یہ صرف مجھے معلوم تھا آدمی جب فریب دینے پر آتا ہے تو اپنے چہرے پر ایسے رنگ چڑھا لیتا ہے کہ ان رنگوں کی اصل تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

میری عرفان سے ملاقاتیں جاری رہیں، اب میں تقریباً روزانہ ہی اس کے پاس چلا جاتا تھا دفتر سے فارغ ہو کر ہم ادھر ادھر گھومنے نکل جاتے یا کسی ریسٹوران میں جا بیٹھتے میں جویریہ یا ضرغام کا جان بوجھ کر ذکر نہ کرتا لیکن میرے کان ہر وقت ان کی کوئی خبر سننے کے متمنی

رہتے۔
میں نے جویریہ سے قطع تعلق کر لیا تھا جب سے میں نے جویریہ سے
نہ ملنے کا وعدہ کیا تھا اس وقت سے آج تک میں جویریہ سے نہیں ملا تھا
البتہ اسکے ہسپتال کبھی کبھی فون پر بات کر لیا کرتا تھا۔
پھر ایک دن عرفان نے مجھے وہ خبر سنا دی جس کا میں بے چینی سے
انتظار کر رہا تھا۔
اچھا، لیکن جویریہ تو اس سے شادی کرنا نہیں چاہتی تھی میں نے کہا۔
ایسا تمہاری وجہ سے ہوا تھا وہ مسکراتے ہوئے بولا۔
میری وجہ سے نہیں وہ کہتی تھی ضرغام بڑا گندا رہتا ہے مہینوں نہیں نہاتا
مجھے اسے دیکھ کر گھن آتی ہے میں نے وضاحت کی
یار یہ لڑکیاں شادی سے پہلے اسی قسم کے نخرے دکھاتی ہیں شادی ہو
جانے دو اگر ایک سال میں ان کے یہاں اولاد نہ ہو جائے تو میرا نام

بدل دینا پھر پوچھیں گے کہ اسے ضرغام کو دیکھ کر گھن آتی ہے یا نہیں۔

عرفان نے ہنستے ہوئے کہا۔

یہ بات تو ٹھیک کہہ رہے ہو میں نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی اسی میں عافیت تھی۔

پھر وہ وقت بھی آ گیا کہ ضرغام اور جویریہ ایک بندھن میں بندھنے لگے شادی سے ایک ہفتہ پہلے جویریہ نے ہسپتال سے چھٹی لے لی آخری دن میں نے جویریہ سے بات کی۔

ہاں بھئی مضبوط عورت تمہارے کیا حال ہیں؟ میں نے اسے چھیڑا۔

مجھے ڈراؤ مت میں پہلے ہی گھبرائی ہوئی ہوں۔

اب یہ وقت گھبرانے کا نہیں۔

جانتی ہوں۔ اس نے اپنے لہجے میں اعتماد بحال کرتے ہوئے کہا کیا تم مجھ سے مل نہیں سکتے؟

نہیں جویریہ بنا بنایا کام نہ بگاڑو۔

میں نہیں جانتی کہ آگے کیا ہو جائے؟ تم سے ایک مرتبہ مل لیتی تو اچھا ہوتا تم سے ملاقات کیے ہوئے بھی تو ایک عرصہ ہو گیا۔

جویریہ ہمت سے کام لو سب ٹھیک ہو جائے گا میں تصور کی آنکھ سے خوشیوں بھرے دن دیکھ رہا ہوں جب ہم اور تم ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کسی حسین وادی میں ہنی مون منا رہے ہوں گے ان اچھے دنوں کی آس میں برے دن گزار دو اس وقت ہمارا ملنا کسی دھماکے سے کم نہ ہو گا۔

اچھا ٹھیک ہے جویریہ نے اداسی سے کہا، پھر یہ ہماری آخری گفتگو ہے۔

آخری گفتگو تو نہ کہو۔ میں نے اسے ٹوکا، تم کو زندگی بھر بولنا ہے اور مجھ کو زندگی بھر سننا ہے میں نے بڑی محبت سے کہا۔

خدا کرے ایسا ہی ہو، اس کی آواز میں لرزش آ گئی۔

ایسا ہی ہو گا تم پریشان نہ ہو ہمت اور ہوشیار سے کام لو انشاء اللہ فتح ہماری ہو گی، اچھا خدا حافظ، یہ کہہ کر اس نے فوراً رسیور رکھ دیا اس نے میرا جواب بھی نہ سنا۔

میں جانتا تھا وہ اس وقت اپنے سفید رومال سے آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرتے آنسو پونچھ رہی ہو گی۔

خدا حافظ جان! میں نے خاموشی سے رسیور رکھ دیا

میں سوچ رہا تھا کہ ایک ہفتے میں جویریہ کی شادی ہو جائے گی شادی کے بعد اچانک ایک ہنگامہ کھڑا ہو گا پھر یہ ہنگامہ فرو ہوتے ہوتے دو تین ماہ لے گا اس کے بعد حالات یکسر پلٹا کھائیں گے اور پھر جویریہ میری ہو جائے گی گویا ابھی دو تین مہینے تھے میرے پاس۔ ان دو تین مہینوں میں مجھے دو تین گاڑیاں اٹھا کر ضرور ٹھکانے لگانا تھیں تا کہ

میں مالی طور پر مستحکم ہو جاؤں اور جویریہ کو جو میرے پاس خاصی تھکی
ہوئی آئے گی اس کے اعصاب کو سکون پہنچانے کے لئے میں
پاکستان کی وادی وادی گھوم سکوں۔
میں اپنے پیشے کے معاملے میں بڑا قناعت پسند تھا اور یہ قناعت
پسندی ہی مجھے جیل سے دور رکھے ہوئے تھی میں ایک گاڑی اٹھاتا
اسے فروخت کرتا اور جب تک سارے پیسے ختم نہ ہو جاتے میں
دوسری گاڑی کو ہاتھ نہ لگاتا لیکن جویریہ کے لئے اس اصول کو توڑنا تھا
میں اپنا ہنی مون بڑی شان سے منانا چاہتا تھا اور اس کے لئے ضروری
تھا کہ میں یکے بعد دیگرے دو تین گاڑیوں پر ہاتھ صاف کروں۔
گھر پہنچ کر میں نے شمع سے کہا۔ شمو آج شکار پر چلنا ہے۔
پیسے ختم ہو گئے کیا۔ شمع نے پوچھا۔
نہیں پیسے تو ختم نہیں ہوئے لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ دو تین گاڑیوں

پر ہاتھ صاف کر کے کچھ رقم اکٹھا کرلوں میں نے کہا۔

وہ کیوں؟ شمع نے مجھے ترچھی نظروں سے دیکھا اور مسکرا کر بولی کوئی اور عورت گھر میں ڈالنا ہے کیا؟

ہاں یہی سمجھ لو، اس نے یہ بات مذاق میں کہی تھی لیکن میں نے اسے حقیقت بتا دی۔

تو پھر اسی سے کروانا یہ کام میں کیوں کسی کی خدمت کروں۔

اری بے وقوف عورت میں نے کچھ اور سوچا ہے۔

میں سمجھتی ہوں تمہاری ساری وچ کو پھر تم کسی عورت کے چکر میں پڑ گئے ہو، میری پوری بات تو سن لو۔

اچھا سناؤ۔

میں اصل میں چار پانچ لاکھ روپے جمع کرنا چاہتا ہوں میرا خیال ہے کہ میں کوئی چھوٹا موٹا بزنس کرلوں اور گاڑیاں چرانے سے توبہ کرلوں

چوری پھر چوری ہے ابھی تک ہم نہیں پکڑے گئے لیکن برا وقت آتے دیر نہیں لگتی میں اندر چلا گیا تو تم لوگوں کو کیا ہوگا؟ کچھ پیسے بزنس میں لگے ہوں گے تو تم لوگوں کو سہارا رہے گا میرے کئی دوست ہیں جو مجھے سرمایہ کاری کے لئے کہتے ہیں میرا خیال ہے اس مرتبہ میں پیسے جمع کر کے لگا ہی دوں بزنس میں کیوں کیا خیال ہے؟

یہ خیال تو بہت اچھا ہے میں تو تم سے کب سے کہہ رہی ہوں کہ کوئی کام کرو مگر تمہیں تو شادیوں کے علاوہ اور کوئی کام آتا ہی نہیں، اس نے ہنس کر کہا۔

شادیاں کرنا بھی تو ایک کام ہے آخر میں نے چار پانچ سالوں میں سات شادیاں کی ہیں کوئی اور کر کے تو دکھائے میں نے خامی کو بھی خوبی میں بدل ڈالا۔

بڑا اچھا کام کیا ہے شمع نے طنزیہ لہجے میں کہا سیدھے جنت میں جاؤ

گے۔
ویسے شمع وہاں ایک آدمی کو کتنی بیویاں ملیں گی؟ میں نے بڑی
معصومیت سے پوچھا۔
زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
اچھا یہ نگار کدھر ہے؟ اس سے بھی مشورہ کر لیں۔
پڑوس میں گئی ہے۔
یہ گھر میں ٹکتی ہی نہیں میں جب بھی باہر سے واپس آتا ہوں یہ گھر سے
باہر نکلی ہوتی ہے کتنی دیر ہو گئی اسے گئے ہوئے میں نے پوچھا۔
بہت دیر ہو گئی۔ میرا خیال ہے دو اڑھائی گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے کیا
بلاؤں اسے؟ نہیں رہنے دو وہ خود آ جائے گی پھر شام کو شکار کا پروگرام
پکا ہے۔
آج نگی کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔

نہیں آج میں دونوں کو ساتھ لے کر جاؤں گا اکیلا آدمی گاڑی میں بیٹھا
بور ہوتا رہتا ہے تم دونوں ایک ساتھ ہو گی تو باتوں میں وقت گزر
جائے گا میں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

چلو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی اس نے سعادت مندی سے کہا۔

شمع کی یہ عادت مجھے بہت پسند تھی وہ میری بات فوراً مان لیتی تھی
میرے فیصلے پر فوراً سر جھکا دیتی تھی کبھی حیل وحجت نہیں کرتی تھی بحث
میں نہیں الجھتی تھی اس کے برخلاف نگار ہر معاملے میں نہیں نہیں کرتی
تھی ہر معاملے میں بحث کرتی تھی بات تو خیر وہ بھی مان لیتی تھی لیکن
تھوڑے بحث مباحثے کے بعد نگار کی یہ عادت مجھے پسند نہ تھی لیکن
میں کچھ نہیں کر سکتا تھا اس کی فطرت نہیں بدل سکتا تھا۔

میں دوسروں کی کیا بات کروں میں خود اپنی فطرت نہیں بدل سکتا مجھے
دوسروں کو فریب دینے کی عادت ہے سو وہ میں دیے جاتا ہوں میں

نے جتنی شادیاں کیں سب فریب سے کیں اگر میں کسی عورت کو اپنی حقیقت بتا دیتا تو وہ مجھ سے ہرگز شادی نہ کرتی۔

اس وقت بھی میں نے شمع کو چکر دیا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ میں نے اپنے پیشے کا اصول کیوں توڑا ہے وہ خوش تھی کہ کبھی تو میں نے عقل کی بات سوچی۔

چکر تو خیر میں نے جوریہ کو بھی دے دیا تھا وہ میری ظاہری مشکل و صورت پر مرمٹی تھی۔ میری لچھے دار گفتگو پر فدا ہوگئی تھی وہ میری شان دیکھ کر عاشق ہوگئی تھی میں نے اسے اپنے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ میں سات شادیاں کر چکا ہوں اس وقت تین بیویوں کا مالک ہوں اگر اسے یہ سب معلوم ہو جاتا تو وہ جو کچھ کرنے جارہی تھی کبھی نہ کرتی، وہ خاموشی سے ضرغام کی ہو جاتی اور شکر ادا کرتی کہ مجھ فریبی کے جال میں آنے سے بچ گئی۔

لیکن ایسا اس وقت ہوتا جب میں نے اس کے گرد جال نہ پھیلایا ہوتا
اس مادی دنیا میں دولت ایک ایسا طاقتور جال ہے کہ اس کے ذریعے
کسی کو بھی پھنسایا جا سکتا ہے دولت انسانوں کو بندوروں کی طرح
ناچنے پر مجبور کر دیتی ہے اپنا آپ بھلا دیتی ہے۔

لیکن دولت کی وجہ سے میں کبھی اپنا آپ نہیں بھولا تھا البتہ عورتیں دیکھ
کر میں اپنا آپ ضرور بھول جاتا تھا دولت کے معاملے میں میں بڑا
قناعت پسند آدمی تھا لیکن عورتوں کے معاملے میں میں قناعت پسند نہ
تھا جب جہاں بھی کوئی خوبصورت چیز دکھائی دیتی تھی فوراً اس کے
حصول کے لئے تگ و دو شروع کر دیتا تھا جویریہ کے سلسلے میں بھی
اپنی کوشش جاری تھیں میں اب روزانہ عرفان سے ملنے جانے لگا تھا
اگر کسی وجہ سے جا نہ پاتا تو اسے فون کر لیتا شاید کوئی جویریہ کے
بارے میں اطلاع مل جائے۔

جوں جوں جویریہ کی شادی نزدیک آتی جارہی تھی میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جارہی تھیں میں سوچتا جانے کیا ہو کہیں جویریہ منصوبے پر عمل کرنے سے جھجک رہی ہو اگر ایسا ہو گیا تو ہم دونوں مشکل میں پھنس جائے گے ہمارے خواب ادھورے رہ جائیں گے۔

شادی کا دن آیا اور گزر گیا۔

میں اس دن گھر سے نہ نکلا۔ شمع اور نگار کے درمیان رہا جب رات آئی تو میں اپنے کمرے میں چلا گیا اور اندر سے دروازہ بند کر کے خاموشی سے لیٹ گیا اور تصور کی آنکھ سے جویریہ کو دلہن بنے بیڈ پر بیٹھا دیکھتا رہا سوچتا رہا، اب یوں ہوا ہو گا اب ایسا ہوا ہو گا پھر جانے کب میری آنکھ لگ گئی۔

صبح شمع نے میرے کمرے کا دروازہ زور سے دھڑ دھڑایا تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا مجھے لگا جیسے دروازے پر جویریہ ہے پھر ذرا ہوش آیا تو معلوم

ہوامیں اپنے گھر میں ہوں یہاں بھلا جویریہ کیسے آسکتی ہے۔میں نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا اور پھر واپس آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔

شمع کچھ حیرت زدہ سی اندر آئی اور بولی۔خیریت تو ہے یہ تم نے اندر سے دروازہ کیوں بند کرر کھا تھا اس سے پہلے تو تم نے ایسا کبھی نہیں کیا۔

آدمی میں تبدیلی آتے کیا دیر لگتی ہے۔میں نے آنکھیں بند کیے کیے کہا۔

اچھا۔اچھا کو اس نے خاصا کھینچ کر کہا اس تبدیلی کی وجہ پوچھ سکتی ہوں؟

اب میں اسے تبدیلی کی بھلا کیا وجہ بتا تا،میں نے ایسے ہی الٹے سیدھے جملے بول کر اسے خاموش کر دیا پھر اٹھ کر میں نہایا دھویا جلدی جلدی ناشتہ کیا اور گھر سے نکل گیا۔

میں سیدھا عرفان کے دفتر پہنچا۔ مجھے توقع تھی کہ اس سے ضرور کوئی نہ کوئی خبر مل جائے گی لیکن وہاں پہنچ کر مجھے بڑی مایوسی ہوئی عرفان آج دفتر میں نہیں آیا تھا چھٹی پر تھا عرفان کے ساتھی نے بتایا کہ اس نے ضرغام کی شادی کی وجہ سے چھٹی لی ہے اب وہ کل دفتر آئے گا۔

لیکن یہ آج کیسے گزرے گا میں نے سوچا۔ میرے لئے تو پل پل بھاری ہو رہا تھا رات گزر چکی تھی جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تھا میرے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہ تھا کہ میں یہ جان سکوں کہ رات کو کیا ہوا؟ عرفان ہی ذریعہ تھا سو وہ بھی غائب ہو گیا تھا۔

خیر میں نے اپنے دل کو سمجھایا ذرا صبر سے کام لینا چاہیے کل کون سا دور ہے صرف چوبیس گھنٹے کی تو بات ہے عجلت دکھانے میں کھیل بگڑنے کا امکان تھا۔

میں دوسرے دن عرفان کے دفتر پہنچا تو وہ موجود تھا اسے دیکھ کر میں

نے سکون کا سانس لیا، وہ کام میں مصروف تھا میں خاموشی سے ایک
کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔
اس نے نظریں اٹھائیں اور مسکرا کر بولا۔ اچھا یہ تم ہو۔
کل کہاں غائب تھے میں نے پوچھا۔؟
تم آئے تھے کیا۔؟ اس نے سوال پر سوال کیا۔
ہاں میں آیا تھا سوچا تھا تمہیں تمہارے دوست کی شادی کی مبارک باد
دیتا چلوں۔
یار وہاں گڑ بڑ ہو گئی ہے رات کو ضرغام نے مجھے اپنے گھر پر ہی روک لیا
تھا، خاصی دیر ہو گئی تھی اس نے کہا اب اتنی رات گئے کہاں جاؤ گے صبح
چلے جانا دفتر سے میں نے چھٹی لے رکھی تھی اس لئے میں نے اس کی
بات مان لی اور ڈرائنگ روم میں صوفے پر پڑ کر سو گیا۔
گڑ بڑ کیا ہوئی ؟ میں اندر سے بہت بے چین تھا لیکن میں نے چہرے

سے یہ ظاہر نہ ہونے دیا۔

ایسی بات ہوئی ہے جو کبھی نہ دیکھی اس کی یہ بات سن کر مجھے کچھ اطمینان سا ہوا۔

آخر ا ہوا کیا کچھ بتاؤ تو میں نے بے قراری سے پوچھا ظاہر تو یہی کرنا تھا۔

جویریہ ضرغام کو دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئی اس نے بتایا۔

تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ بعض لڑکیوں کے دل میں اس رات سے متعلق کچھ الجھنیں ہوتی ہیں کچھ خوف ہوتے ہیں اسی لئے وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں یہ تو نارمل بات ہے۔

تم جو کہہ رہے ہو وہ بات نہیں تھی، کسی قسم کی بات کی ابھی نوبت ہی نہیں آئی تھی بس ضرغام دروازے میں داخل ہوا جویریہ نے سر اٹھایا ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی ضرغام کی بھابھی بہنیں، جو

اسے کمرے میں دھکیلنے آئی تھیں وہ ابھی دروازے کے نزدیک ہی تھیں انہوں نے جویریہ کی چیخ سنی تو اندر دوڑیں، جویریہ بیڈ کی دوسری طرف فرش پر بے سدھ پڑی تھی شاید وہ بیڈ سے اٹھ کر بھاگی تھی۔

خواتین نے اسے اٹھا کر بیڈ پر ڈالا اس کے ہاتھ پاؤں سہلائے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تو کچھ دیر کے بعد اسے ہوش آ گیا ہوش آنے کے بعد اس نے چاروں طرف پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھا خواتین نے اسے تسلی دی اسے پانی پلایا آدھا کپ چائے پلائی گئی جب اس کے حواس مکمل طور پر بحال ہو گئے تو بھابھی نے ضرغام کو آواز دی کہ آ جاؤ بھئی اپنی دلہن کو سنبھالو، اسے آواز دے کر خواتین کمرے سے نکلنے لگیں ادھر سے ضرغام کمرے میں داخل ہوا ابھی ضرغام نے کمرے میں قدم ہی رکھا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر زور سے چیخی اور پھر بے ہوش ہو گئی اس نے جو بات کہہ کر چیخ ماری تھی وہ سب کو پریشان

کر گئی اس نے بتایا۔

کیا کہا اس نے؟ میں نے کہا۔

اس نے ضرغام کو دیکھتے ہی جن، جن کہا ہذیانی انداز میں چیخی اور بے ہوش ہو گئی۔

ارے یہ کتنی حیران کن بات ہے۔

یہی تو میں تمہیں بتا رہا تھا کہ ایسی بات ہوئی جو کبھی دیکھی نہ سنی۔

لیکن ضرغام تو اس کی خالہ کا لڑکا ہے ان لوگوں کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا ہو گا بات چیت بھی ہو گی پھر وہ اچانک جن کیسے بن گیا، میں نے ضرغام کے حق میں دلیل دی۔ یہ بات بھی میرے منصوبے میں شامل تھی میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے کسی وجہ سے اس کیس میں ملوث کیا جائے میں نے کھلے دل سے جویریہ کو ضرغام کو سونپ دیا تھا اور میں نے عرفان سے جو وعدہ کیا تھا اس پر سختی سے کاربند تھا میں عرفان کو ہر

قیمت پر اپنے اعتماد میں لینا چاہتا تھا میں چاہتا تھا کہ عرفان کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ میں نے دوستی کی خاطر خلوص دل سے جویریہ کو چھوڑ دیا ہے اور یہ تاثر قائم کرنے میں میں بالآخر کامیاب ہو گیا۔

یار یہی تو بات مجھ میں نہیں آئی وہ اسے دیکھتے ہی جن جن کہہ کر چیخ مارتی ہے اور بے ہوش ہو جاتی ہے۔

ہوش آنے کے بعد کسی نے اسے پوچھا نہیں کہ وہ ایسا کیوں کرتی ہے اسے آخر کیا نظر آتا ہے کہ وہ خوفزدہ ہو کر اپنے ہوش کھو بیٹھتی ہے۔

وہ کہتی ہے کہ ضرغام کو دیکھتے ہی دیکھتے ہیبت ناک صورت بن جاتی ہے ایک دم سر بڑا ہو جاتا ہے آنکھیں پھٹ جاتی ہیں اور کافی لمبی زبان باہر نکل آتی ہے۔

ارے یہ کتنی عجیب بات ہے میں نے کہا۔

یار ضرغام کی بڑی بری حالت ہے اس کے سارے خواب چکنا چور ہو

گئے ہیں اس نے بڑے چاؤ سے یہ شادی کی تھی وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے وہ بڑی الجھن میں ہے پوری رات گھر کا کوئی فرد نہیں سویا جویریہ کو بار بار سمجھایا گیا کہ اسے غلط فہمی ہوئی ہے وہ خواہ مخواہ ڈر گئی ہے ضرغام بالکل ٹھیک ہے یہ وہی ضرغام ہے جس سے شادی سے پہلے تمہاری ملاقات رہی ہے لیکن اس پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا ضرغام کا نام آتے ہی اس کا جسم کانپنے لگتا ہے۔

خوف سے اس کی مٹھیاں بھینچ جاتی ہیں گھر کا ہر شخص پریشان ہے اس شادی نے تو دونوں گھروں میں خوف و ہراس پھیلا دیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے عرفان بہت پریشان تھا۔

جویریہ کو کسی ماہر نفسیات کو دکھاؤ اگر کوئی الجھن ہو گی تو وہ دور کر دے گا میں نے مشورہ دیا۔

جویریہ کو ماہر نفسیات کو دکھایا لیکن وہ سوائے سکون آور دوائیں دینے کے کچھ اور نہ کرسکا اس کی سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ یہ کیس کیا ہے وہ ضرغام سے اچانک اس قدر خوفزدہ کیوں ہوگئی ہے جب کہ کہتی کہ اسے ضرغام سے بہت محبت ہے اور یہ شادی محبت کی شادی تھی ماہر نفسیات کو جویریہ نے غلط راستوں پر ڈال دیا وہ بے چارہ اس کی نفسیاتی الجھنیں سلجھاتے سلجھاتے خود الجھن میں پڑ گیا ہے ایک دن اس نے اس کیس کو اپنے بس سے باہر قرار دے دیا۔

وقت گزرتا رہا ضرغام وقفے وقفے سے اس کے پاس آتا رہا اور وہ اسے دیکھ کر بے ہوش ہوتی رہی خوف کے مارے اب جویریہ کی حالت وگرگوں ہوتی جارہی تھی اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا وہ دبلی اور زرد ہوتی جارہی تھی۔

گھر کی عورتوں نے اسے کئی پیروں فقروں کو دکھادیا تھا لیکن اس کی

دردناک جدائی

جدائی کی غم سے انسان ہمیشہ سے ٹھوکریں
کھاتا آیا ہے زندہ ہوتے ہوئے بھی ایک
لاش کی مانند پڑا رہتا ہے یہ دردناک جدائی
قدرت کا ایک حسین تحفہ ہے.......

ابھی پڑھیے ''اردو رسالہ'' پر

حالت جوں کی توں تھی یہ ساری باتیں مجھے عرفان کے ذریعے معلوم ہوتی رہتی تھیں۔

ایک دن میں نے عرفان کو مشورہ دیا یار تم لوگ جویریہ کو پیروں فقیروں کے پاس لئے پھر رہے ہو آخر تم لوگ ضرغام کو کسی عامل کے پاس کیوں نہیں لے جاتے کیا پتا جویریہ ٹھیک ہی کہتی ہو اس پر واقعی کسی جن کا سایہ ہو۔

ہاں کہتے تو تم ٹھیک ہو جہاں جویریہ کا اتنا علاج ہوا ہے وہاں ضرغام کو بھی کسی پیر فقیر کو دکھا لینا چاہیے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں تو کسی پیر فقیر کو نہیں جانتا اگر کسی اشتہاری پروفیسر کو دکھایا جائے تو وہ پیسے بٹورنے کی بات کرے گا عرفان نے کہا۔

میں ایک عامل کو جانتا ہوں نہایت شریف آدمی ہیں اور سنا ہے کہ جن اتارنے کے بڑے ماہر ہیں کسی سے ایک پیسہ نہیں لیتے اگر تم چاہو تو

ان کے پاس چلے جاؤ۔

میں ضرغام سے بات کر کے دیکھتا ہوں اگر وہ راضی ہو گیا تو پھر تمہارے ساتھ ہی چلیں گے اس نے مجھے پرامید نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں یار میرا جانا مناسب نہیں ہوگا، تم دونوں چلے جانا، میں تمہیں پتا بتا دیتا ہوں ان سے میرا نام لے دینا وہ ضرغام کو اچھی طرح دیکھ لیں گے۔

یہ بات کہ میرا ضرغام کے ساتھ جانا مناسب نہ ہوگا عرفان کی سمجھ میں آ گئی وہ میرے بتائے ہوئے پتے پر ضرغام کو لے گیا اس عامل پروفیسر نے میری مرضی کے مطابق اپنا بیان دے دیا اس بیان کے لئے مجھے صرف ایک ہزار روپے اسے دینے پڑے اس نے ضرغام کو اس قدر ڈرایا کہ وہ خود بھی اسے پانچ سو روپے دینے کے لئے تیار ہو

گیا اس نے کہا تمہارے اوپر بڑے خطرناک قسم کے جن نے قبضہ کر لیا ہے جب تم اپنی بیوی کے کمرے میں جاتے ہو تو وہ تمہارے جسم میں داخل ہو جاتا ہے اس طرح وہ تمہاری بیوی پر قبضہ کرنا چاہتا ہے جب تک تمہارے سر سے جن اتر نہ جائے اپنی بیوی سے دور رہو میں تمہارے لئے چلہ کشی کروں گا۔

گیارہ دن عامل نے چلہ کشی کی پھر ضرغام کو جن اترنے کی نوید سنائی اور اسے کچھ احتیاط بتائی ایک تعویذ گلے میں ڈالا اور کہا اب تم اپنی بیوی کے پاس جا سکتے ہو۔

ضرغام بڑا خوش ہوا رات کو جب وہ جھومتا جھمتا بیڈ روم میں داخل ہوا تو نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات والا نکلا جویریہ نے اسے دیکھتے ہی جن جن کہا اور بے ہوش ہو گئی۔

دوسرے دن عرفان نے مجھے ساری کہانی سنائی کہانی سن کر میں نے

بڑا افسوس ظاہر کیا اور کہا شاید کوئی ضرغام سے بداحتیاطی ہو گئی عامل صاحب سے پھر ملو۔

نہیں یار ضرغام کو بہت غصہ ہے وہ اب کہیں جانے کو تیار نہیں ہے اس کا ہر شخص سے اعتماد اٹھ گیا ہے۔

اور میں یہی چاہتا تھا کہ ضرغام کا دنیا کے ہر شخص سے اعتماد اٹھ جائے اسے اپنے آپ پر بھی اعتماد نہ رہے ایک جنون اور غصے کی سی کیفیت اس پر طاری ہو جائے کبھی وہ شدید یاسیت کا شکار ہو اور خودکشی کے بارے میں سوچے اور میں جو چاہتا تھا وہی کچھ ہو رہا تھا۔

میرا خیال تھا کہ جویریہ میرے منصوبے پر اتنی اچھی طرح عمل نہ کر سکے گی لیکن اب تک کی پرفارمنس نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ اچھی اداکارہ بن سکتی ہے اس نے تو کمال ہی کر دیا تھا خوفزدہ ہو کر غش کھانے کی ایسی شاندار اداکاری کی تھی کہ پورے خاندان کو نچا کر رکھ

دیا تھا میں دل ہی دل میں اسے شاباش دے رہا تھا اور اندھیرے چھٹنے کا انتظار کر رہا تھا۔

میرا اندازہ یہ تھا کہ اگر جویریہ ثابت قدم رہی اسی طرح پرفارمنس دیتی رہی تو یہ معاملہ تین ماہ سے زیادہ نہ ہوگا ضرغام بالآخر گھبرا کر اسے طلاق دے دے گا لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا ضرغام نے دو ماہ میں ہی طلاق دے دی یہ طلاق باہمی رضامندی سے ہوئی جویریہ کی حالت تو بگڑ ہی رہی تھی ضرغام بھی اس حادثے سے خاصا متاثر ہوا تھا اب کوئی فائدہ نہ تھا سارے علاج معالجے کرا کر دیکھ لیے گئے تھے لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا تھا تب آپس میں بیٹھ کر یہی طے ہوا کہ جویریہ کو طلاق دے کر اسے اس عذاب سے نجات دلا دی جائے اور ضرغام جس کرب میں مبتلا ہے اسے بھی سکون میسر آ جائے لہذا طلاق ہو گئی۔

طلاق کے بعد جویریہ نے ہسپتال جوائن کر لیا اگرچہ مجھے جویریہ کے

ہسپتال جوائن کرنے کی اطلاع عرفان سے مل گئی تھی لیکن میں نے اس سے فوراً رابطہ قائم کرنے کی کوشش نہیں کی چند دن گزار کر میں نے پھر اسے فون کیا۔

اس کے ریسیور اٹھانے پر میں نے کہا یہ میں ہوں۔

ہوں۔اس نے مخصوص انداز میں کہا۔

ہوں۔میں نے بھی جواب میں ہوں کی، یہ ہمارا مخصوص انداز تھا اس طرح ہم ایک دوسرے کو بغیر کسی شک کے پہچان لیتے تھے۔

طلاق مبارک ہو۔میں نے خوش ہو کر کہا۔

ہاں تمہیں بھی مبارک ہو، کہو کیسی رہی؟ وہ بھی بہت خوش تھی۔

بہت شاندار اداکاری کی تم نے میری توقعات سے بڑھ کر مجھے عرفان کے ذریعے سب معلوم ہوتا رہا یار تم نے کمال کر دیا میں نے اس کی تعریف کی۔

ابھی تمہیں بہت سی باتیں نہیں معلوم ہوں گی میں تمہیں بتاؤں گی اس نے کہا۔

پھر ملو۔ میں نے بے قراری سے کہا کہاں ملوں گی۔؟

جہاں تم کہو گے لیکن ابھی چند دن ٹھہر جاؤ تو اچھا ہو۔

اب تو میں چند لمحے ٹھہرنے کے لئے تیار نہیں ہوں تمہاری صورت دیکھے ایک عرصہ ہو گیا۔

میرا جی بھی چاہتا ہے کہ فوراً تمہارے پاس اڑ کر پہنچ جاؤں لیکن خود پر کنٹرول کرنا ہو گا ورنہ بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔

اب کیا کھیل بگڑے گا اسے تو تمہاری صورت سے نفرت ہو گئی ہو گی میں نے ہنس کر کہا۔

ایسی ویسی، اس کا بس چلتا تو وہ مجھے قتل ہی کر دیتا۔

یہ فون ہے ذرا احتیاط گفتگو کرو میں نے اس تنبیہ کی۔

www.urdurasala.com

اس وقت آس پاس کوئی نہیں ہے اس نے کہا۔
اچھا ویسے تم نے بھی اسے رسوا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اچھے بھلے بندے کو جن بنا دیا اب تو اس کی شادی بھی مشکل ہو جائے گی کون دے گا اب جن کو بیٹی۔
میری طرف سے جہنم میں جائے جویریہ نے بے نیازی سے کہا بس میری جان چھوٹ گئی ورنہ اس گندے آدمی کے ساتھ زندگی عذاب بن جاتی۔
پھر میں نے چند دن کی جدائی کا عذاب اور جھیلا اس کے بعد اسے فون پر ایک جگہ کھڑے ہو کر انتظار کرنے کی ہدایت کی میں وقت مقررہ پر اس جگہ پہنچ گیا وہ ابھی نہیں آئی تھی میں نے اپنی گاڑی سائڈ میں کھڑی کر لی اور گاڑی سے باہر نکل کر اس کا انتظار کرنے لگا۔
کچھ دیر کے بعد ایک رکشہ میرے نزدیک رکا جویریہ رکشہ میں موجود

تھی اسکا رنگ بھی زرد ہو گیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے واقعی اس نے اپنے شوہر کے روپ میں کسی جن کو دیکھا ہو وہ رکشے سے اتر کر میری گاڑی میں بیٹھ گئی میری گاڑی شہر کے ایک چھوٹے سے ہسپتال کے احاطے میں کھڑی تھی یہ وہ جگہ تھی ہمیں مشکل سے ہی دیکھا جا سکتا تھا۔

پھر ہم نے وہاں سے نکل کر ایک ریستوران کا رخ کیا اور وہاں بیٹھ کر مستقبل کی منصوبہ بندی کی میں اب بہت بے قرار ہو رہا تھا چاہتا تھا جویریہ کا جلد از جلد قرب میسر آجائے وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ فوراً میری ہو جائے میاں بیوی راضی تھے اب قاضی کا مسئلہ تھا جس نے ہمارا نکاح پڑھانا تھا۔

پھر یہ شادی سے ایک دن پہلے کی بات ہے جویریہ میرے ساتھ تھی، صدر سے ہم لوگوں کو کچھ شاپنگ کرنا تھی میں اسے کچھ زیورات دلوانا

چاہتا تھا صدر کی اس مصروف اور مشہور سڑک پر میں اپنی گاڑی کو پارک کرنے کی جگہ تلاش کرر ہا تھا بالآخر مجھے ایک گاڑی بیک ہوتی دکھائی دی میں نے اپنی گاڑی روک لی تا کہ وہ گاڑی نکل جائے تو میں اپنی گاڑی وہاں کھڑی کر دوں۔

اپنی گاڑی پارک کر کے جب میں نے اپنے دائیں جانب نظر ڈالی تو میرے منہ میں پانی بھر آیا، میرے برابر ایک چمچماتی گاڑی کھڑی تھی نیا ماڈل تھا گاڑی کے اندر بریف کیس بھی پڑا ہوا تھا۔

بس ایک دم ہی میرا دماغ سنسنا اٹھا مجھے پیسوں کی شدید ضرورت تھی میں ابھی تک مطلوبہ رقم اکٹھا نہیں کر پایا تھا اوپر والے نے چھپر پھاڑ کر خود بخود موقع دے دیا تھا میں اس موقع کو ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

میں نے جویریہ سے کہا جویریہ یہ گاڑی دیکھ رہی ہو۔

ہاں دیکھ رہی ہوں خوبصورت اور نئی ہے کلر بہت پیارا ہے وہ جانے کن خوابوں میں تھی،

میں اس گاڑی کو چرانا چاہتا ہوں، میری بات سن کر وہ اس طرح چونکی جیسے بچھو نے اسے ڈنک مار دیا ہو۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ اس کے سارے خواب بکھر گئے۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ میرے دوست کی گاڑی ہے میں اس گاڑی کو یہاں سے نکال کر ذرا دور کھڑی کر کے آتا ہوں تم جب تک گاڑی میں بیٹھی رہو وہ گاڑی یہاں نہ پا کر بڑا پریشان ہوگا بہت مزہ آئے گا پھر ہم اس سے رات کا کھانا کسی اچھے سے ہوٹل میں کھائیں گے اور گاڑی اس کے حوالے کر دیں گے ٹھیک ہے نا۔ بس تم گاڑی میں بیٹھی رہنا جب تک میں واپس نہ آجاؤں۔

لیکن تم ان کی گاڑی کس طرح کھولو گے اس نے پوچھا۔

www.urdurasala.com

میرے پاس جو چابی ہے اتفاق سے اسی ماڈل کی کار میں آسانی سے لگ جاتی ہے۔

یہ کہہ کر میں اپنی گاڑی سے اتر آیا اور پھر ایکشن میں آ گیا۔

گاڑی کا دروازہ کھولنے میں مجھے چند سیکنڈ لگے زندگی بھر میں نے اور کیا ہی کیا تھا۔

جب میں گاڑی بیک کر رہا تھا تو میں نے جویریہ کے چہرے پر کچھ الجھن دیکھی اس نے کہا ذرا جلدی آنا۔

میرے پاس اس کی بات کا جواب دینے کا وقت نہیں تھا یہ بڑے جان لیوا لمحات ہوتے تھے ایک ایک لمحہ قیمتی ہوتا تھا گاڑی بیک کر کے میں نے تیر کی طرح چلائی۔

پھر جب میں گاڑی کو ایک محفوظ مقام پر کھڑا کر کے جائے واردات پر پہنچا تو میرے چھکے چھوٹ گئے یہ تو اچھا ہوا کہ میں سڑک کے اس پار

تھا اور ذرا فاصلے پر تھا میں نے لپک کر ایک گاڑی کی آڑ لے لی۔
میں نے جو دیکھا اس سے یہ اندازہ لگانے میں مجھے دیر نہ لگی کہ کیا ہوا ہوگا جہاں سے میں نے گاڑی اٹھائی تھی وہاں بھیڑ لگی ہوئی تھی اس رش میں مجھے جویریہ کا پریشان چہرہ نظر آرہا تھا وہ بڑی بے قراری سے گردن اٹھا کر اس سمت دیکھ رہی تھی جدھر سے میرے آنے کی توقع تھی اس کے سامنے ایک سوٹ پوش مرد کھڑا تھا غالباً یہ گاڑی کا مالک تھا ٹریفک پولیس کے دو ایک سپاہی بھی نظر آرہے تھے اور سامنے سے میں ایگل اسکواڈ کی گاڑی آتے ہوئے بھی دیکھ رہا تھا۔
ایک لمحے کو مجھے خیال آیا کہ میں جویریہ کے پاس پہنچ جاؤں اور اسے اس مصیبت سے نجات دلا دوں یہ سوچ کر میں گاڑی کی اوٹ سے نکلا بھی لیکن پھر میری خودغرضانہ فطرت نے میرے پاؤں روک لیے یہ ٹھیک ہے کہ وہ تمہاری آٹھویں محبت ہے اور کل تمہاری شادی اس

سے ہونے والی ہے لیکن تم اگر اسے بچانے کے لئے سامنے آئے تو
پولیس تم سے اگلا پچھلا تمام کھایا پیا اگلوا لے گی جانے تم کو کتنے
مقدمات میں ملوث کر دیا جائے تم جیل چلے گئے تو پھر یہ آٹھویں محبت
رہے گی اور نہ وہ محبتیں رہیں گی جو نگار شمع اور آسیہ کی صورت میں
موجود ہیں سب کچھ اجڑ جائے گا یہ ساری محبتیں تمہارے دم سے ہیں
تم نہ رہے تو یہ محبتیں بھی نہ رہیں گی اور تم رہے تو زندگی پڑی ہے یہ
آٹھویں محبت کیا نویں دسویں محبتیں بھی تمہیں حاصل ہو جائیں گی لہٰذا
یہاں سے راہ فرار اختیار کرو، جویریہ بے قصور ہے پولیس اس کا کچھ نہ
بگاڑ سکے گی وہ چھوٹ جائے گی نہ بھی چھوٹے تو تمہیں کیا تمہیں کیا غم
ہے جائے جہنم میں۔

ایگل اسکواڈ کی گاڑی رکتے ہی میں نے راہ فرار اختیار کی، واپس اس
مقام پر آیا جہاں میں نے چوری کی گاڑی کھڑی کی تھی وہ گاڑی

میں نے وہاں سے اٹھائی اور سیدھی اپنے گھر کی راہ لی۔

اپنے گھر پہنچ کر میں نے سکون کا سانس لیا۔ اب محفوظ ہو گیا تھا جویریہ کو میرے ٹھکانے کا علم نہ تھا اسے تو صحیح طور پر یہ معلوم بھی نہ تھا کہ میں کون ہوں؟ وہ میری محبت میں ایسی گرفتار ہوئی تھی کہ کبھی اس نے میرے اندر کے جھوٹ کو گرفت میں لینے کی کوشش نہ کی تھی میں نے اسے جو بتا دیا تھا اس پر اس نے یقین کر لیا تھا میں پیسے والا آدمی تھا سمارٹ تھا غیر شادی شدہ تھا اور اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا بس اتنا ہی کافی تھا میں اس سے بھی بڑا اداکار تھا۔

ویسے وہ کتنی بری پھنسی تھی اس کا اندازہ اسے اب ہوا ہو گا یوں بھول مجھ سے بھی ہوئی تھی اگر میں گاڑی دیکھ کر لالچ میں نہ آتا تو جویریہ میرے ہاتھ سے کبھی نہ نکلتی وہ اس معاملے میں تربیت یافتہ نہ تھی شمع اور نگار اس معاملے میں بہت ٹرینڈ تھیں ایسا کئی بار ہوا تھا کہ گاڑی

اٹھانے کے بعد اور میرے جائے واردات پر پہنچنے سے پہلے ہی گاڑی کا مالک نمودار ہو گیا تھا لیکن وہ دونوں معاملے کو اس طرح سنبھالتی تھیں کہ مجھ پر آنچ بھی نہ آتی تھی۔

جویریہ کو تو میں نے کچھ بتایا ہی نہیں تھا مجھے معلوم ہے کہ کیا ہوا ہو گا، میرے وہاں سے نکلتے ہی گاڑی کا مالک آ گیا ہو گا وہ اپنی گاڑی غائب دیکھ کر پریشان ہوا ہو گا اس نے جویریہ سے بھی اپنی گاڑی کے بارے میں پوچھا ہو گا جویریہ اس کی پریشانی دیکھ کر محظوظ ہوئی ہو گی اور اس نے بڑے سوکھے منہ سے گاڑی کے بارے میں کچھ بتانے سے انکار کر دیا ہو گا لیکن جب گاڑی کا مالک خاصا پریشان ہو گیا ہو گا اور اس نے پولیس والے کی تلاش شروع کی ہو گی تو جویریہ نے اسے بڑی رازداری سے بتا دیا ہو گا کہ یہ کام آپ کے دوست نے کیا ہے گاڑی کا مالک یہ سن کر حیران رہ گیا ہو گا اب گاڑی کے مالک کی

نگاہوں میں جویریہ مشکوک ہوگئی ہوگی پھر میرا انتظار شروع ہوا ہوگا اور جب میں واپس نہیں پہنچا تو پولیس اسے تھانے لے گئی ہوگی جویریہ کے ساتھ پولیس نے میری گاڑی پر بھی قبضہ کرلیا ہوگا۔

اپنی گاڑی کا خیال آتے ہی جیسے میری روح میں سناٹا اتر گیا میں نے فوراً گھڑی دیکھی اس واردات کو ہوئے تین چار گھنٹے ہو چکے تھے اس کا مطلب تھا کہ میں جو خود کو خطرے سے باہر سمجھ رہا تھا اب صحیح معنوں میں خطرے میں آگیا تھا۔

اس وقت رات کے دس بج رہے تھے شمع اور نگار ٹی وی دیکھ رہی تھیں میں اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا تھا میں فوراً اٹھ کر گھبرا کر شمع اور نگار کو آواز دی۔

ارے کیا ہوا۔ خیر تو ہے۔ وہ دونوں میری تھرائی ہوئی آواز سن کر پریشان ہوکر کمرے میں آئیں۔

شمع نگار، خیریت نہیں ہے میں فوراً یہاں سے نکل رہا ہوں اگر پولیس آئے تو تم دونوں کہہ دینا کہ میں گھر میں نہیں آیا اور یہ کہ تمہیں نہیں معلوم کہ میں کہاں ہوں ویسے میں لاہور چلا جاؤں گا میں نے جلدی جلدی انہیں بتایا۔

لیکن کیوں؟ شمع نے پوچھا۔

ارے بے وقوف عورت تجھے نہیں معلوم کہ گھر میں چوری کی گاڑی کھڑی ہے اور میری گاڑی پولیس کے قبضے میں ہے میری گاڑی میں ڈرائیونگ لائسنس موجود ہے اس میں اس گھر کا پتا لکھا ہے میں نے جلدی جلدی لباس تبدیل کرتے ہوئے کہا۔

لیکن تمہاری گاڑی ان کے قبضے میں کیسے آئی۔ شمع سوال پر سوال کیے جا رہی تھی اور مجھے اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی میں اسے کیا بتاتا کہ گاڑی کیسے پولیس کے قبضے میں آئی؟

میں نے اسے ڈانٹ کر کہا شمع یہ وقت سوالات کا نہیں ہے میں تمہیں ساری تفصیل بتا دوں گا اس وقت مجھے جانے دو اور دیکھو گھبراؤ مت میں لاہور جاتے ہی تمہیں خط لکھوں گا۔

خط لکھنا تو دور کی بات ہے میرے لاہور جانے کی بھی نوبت نہ آئی جب میں نکلنے کے لئے گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا اس وقت پولیس کی گاڑی میرے گھر کے دروازے تک پہنچ چکی تھی۔

پولیس کے ساتھ جویریہ تھی ضرغام تھا، عرفان تھا، گاڑی کا مالک تھا اور ان کے سامنے میں موجود تھا چوری کی گاڑی موجود تھی۔

مجھے دیکھ کر ضرغام نے میرے اوپر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی، بہت غصے میں تھا وہ میرے خیال میں جویریہ نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا لیکن تھانے کے انچارج نے ضرغام کو روک دیا۔

نہیں ضرغام صاحب آپ ذرا صبر سے کام لیں، اس کام کے لئے ہم

موجود ہیں اس بندے کی تو ہمیں عرصے سے تلاش تھی چل اوئے۔
انسپکٹر نے مجھے جیپ کی طرف دھکا دیا، میں نے گاڑی میں چڑھتے ہوئے اپنے پیچھے اپنی بیویوں کو دیکھا جویریہ کی طرف دیکھنے کی مجھے ہمت نہ ہوئی شمع اور نگار سہمی ہوئی کھڑی تھیں ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔
میری بیویاں اگرچہ میرے جرم میں برابر کی شریک تھیں لیکن میں نے انہیں بچالیا۔ اپنے بیان میں میں نے ان کا کوئی تذکرہ نہ کیا پولیس نے میرے ساتھ وہی کیا جو اس طرح کے مجرموں کے ساتھ کیا جاتا ہے اس نے میرے کھاتے میں دوسروں کے جرم بھی ڈال دیئے نہ صرف پولیس نے میرے جرائم کی فہرست طویل کردی بلکہ وہ کام بھی کر دکھایا جس کا اطمینان اس نے ضرغام کو دلایا تھا حوالات میں میرے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے گئے مناسب علاج نہ ہونے کے باعث

میری ایک ٹانگ خراب ہوگئی جسے مجبوراً ڈاکٹروں نے کاٹ دیا میرا سیدھا ہاتھ بظاہر بالکل ٹھیک تھا لیکن وہ بے جان ہو کر رہ گیا اس ہاتھ کو میں ہلا جلا بھی نہیں سکتا تھا۔

مجھے پانچ سال کی قید بامشقت ہوگئی لیکن جیل حکام مجھ سے مشقت نہ لے سکے کیونکہ میں ایک ٹانگ اور ایک ہاتھ سے معذور ہو چکا تھا میں اپنی کٹی ٹانگ اور مفلوج ہاتھ کو دیکھ دیکھ کر روتا تھا میری ہنستی مسکراتی زندگی فریاد بن کر رہ گئی تھی۔

میرے جیل میں آتے ہی میری محبت بھری زندگی بکھر گئی تھی سب سے پہلے نگار نے خود کو میری قید سے آزاد کیا اس نے کوئی مالدار آسامی تلاش کر لی اور اس کے ساتھ چلی گئی لاہور والی آسیہ کو شمع نے خط لکھ کر میرے بارے میں بتا دیا تھا پانچ سال تک میرا انتظار کرنا اس کے بس کا نہ تھا اس نے بھی اپنے لئے دوسرا ٹھکانہ ڈھونڈ لیا رہ گئی شمع تو اس

نے بہت کوشش کی میرا ساتھ نبھانے کی لیکن اکیلی عورت کا اس معاشرے میں زندگی گزارنا کس قدر مشکل ہے یہ مجھے شمع کے خطوں سے اندازہ ہوا۔ بالآخر شمع بھی شکست کھا گئی اس نے اپنے آخری خط میں لکھا میں اپنے ٹھکانے پر واپس جارہی ہوں قید سے چھوٹو تو ملنے ضرور آنا۔

جیل سے چھوٹا تو میں اس سے ملنے نہ جاسکا، بغل میں بیساکھی دبائے میں اس سے کیا ملنے جاتا میں اب اس قابل کہاں رہا تھا کہ اس سے ملتا اس سے مل کر میں اسے کیا دیتا آنسو............آنسو تو اس کی زندگی میں پہلے ہی میں نے بھر دیئے تھے۔

جیل میں رہ کر میری جسمانی حالت تو تباہ تھی ہی ذہنی حالت بھی پراگندہ ہوگئی تھی باہر آکر میں ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گیا کٹی ہوئی ٹانگ بڑھی ہوئی داڑھی مفلوج ہاتھ زمین پر بیٹھا ہوا آدمی مجھے

لوگوں نے بھکاری سمجھ لیا میرے سامنے سکے گرنے لگےاور میں کسی
سے نہ کہہ سکا کہ میں بھکاری نہیں ہوں میری زبان گنگ ہو گئی شاید
یہی میرے اعمالوں کی سزا تھی۔
میں آج بھی ایک دیوار کے سائے میں بیٹھا ہوں اور میں جس دیوار
کے سائے میں بیٹھا ہوں یہ ایک کالج کی دیوار ہےایک سزا یافتہ مجرم
اس دیوار کا سہارا لیے ہوئے ہے جس کے پیچھے قانون پڑھایا جاتا
ہے۔
ایک دن شام کو میں نے اس کالج کے گیٹ پر صادقہ کو دیکھا وہ شاید
کسی پروفیسر کے ساتھ تھی گلابی ساڑھی میں وہ بہت پیاری لگ رہی
تھی اور بہت خوش تھی وہ دونوں میرے سامنے سے باتیں کرتے
ہوئے گزر گئے آگے جا کر انہوں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور دونوں اس
میں بیٹھ کر چلے گئے۔

ایک وقت تھا میں نے صادقہ کو بھکاری کے روپ میں دیکھا تھا اور میں اسے اس روپ میں دیکھ کر فوراً واپس آیا تھا تا کہ اس سے معلوم کروں کہ اس پر کیا بیتی ؟ ایک یہ وقت تھا کہ اب میں اس کے سامنے بھکاری کے روپ میں بیٹھا تھا میں نے خود اسے دیکھ کر منہ پھیر لیا تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کے سامنے جائے عبرت بنوں۔

یہ زندگی بھی عجیب تماشا ہے کیسے کیسے کھیل دکھاتی ہے کیسے کیسے رنگ سامنے آتے ہیں؟ صادقہ کی زندگی میرے لئے معمہ بن گئی تھی ویسے صادقہ کو اس نئے روپ میں دیکھ کر مجھے بالکل خوشی نہ ہوئی تھی۔

اگر صادقہ مجھے بھکارن کے روپ میں ملی ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا، اس طرح مجھے میرے معیار کی ایک عدد بیوی تو میسر آ جاتی بیوی کے بغیر میں کس قدر تنہا ہوں۔

﴿ختم شد﴾